Distt. Gurdaspur (Punjab) India

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3

جلد ۳۴　　شمارہ ۳۰

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

TH WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۷ شوال ۱۴۰۲ھ　　۲۹ وفا ۱۳۶۱ ہش　　۲۹ جولائی ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں یہاں تشریف لانے والے مہمان دوست مکرم مبارک احمد صاحب بون کی زبانی ۲۵ وفا (جولائی) کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ

احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ صحت و عافیت سے رکھے اور روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

★ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں الفضل ۱۸ وفا (جولائی) کی اطلاع مظہر ہے کہ الرجی اور چھینکوں کی تکلیف میں افاقہ ہے مگر کمزوری بے حد ہے غنودگی چھائی رہتی ہے بلڈ پریشر بھی زیادہ ہے احباب کرام سیدہ ممدوحہ کے لئے خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں

قادیان ۲۷ وفا (جولائی) مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بالعموم خیریت سے ہیں۔

(برطانیہ)

بریڈفورڈ کے تین ہوٹلوں کو ڈیڑھ صد سے زائد قرآن کریم کے نسخوں کا عطیہ

ریڈیو اور اخبارات میں انٹرویوز کے ذریعے چرچا۔ ہوٹلوں کے منیجروں نے بڑی خوشی سے قرآن کریم کے نسخے وصول کئے

۲۶ اپریل ۱۹۸۲ء کو بریڈفورڈ کے تین بڑے بڑے ہوٹلوں کو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ یو کے نے خدام الاحمدیہ کی طرف سے قرآن کریم کے تجمی لحاظ سے ایک سو اکاون نسخے دئے تاکہ ہوٹلوں کے کمروں میں رکھے جائیں اور آنے والے ملکی اور غیر ملکی مہمان اور سیاح پڑھ کے ان سے استفادہ کرسکیں ہوٹلوں کے منیجروں سے مل کر پہلے سے مکرم ملک عبدالباری صاحب قائد خدام الاحمدیہ بریڈفورڈ نے وقت لیا ہوا تھا قرآن کریم دینے کی سادہ سی تقریب میں مکرم شیخ صاحب کے ساتھ مکرم مرزا محمود احمد صاحب مبلغ مانچسٹر اور نیشنل قائد برطانیہ مکرم محمد اسلم صاحب جاوید کے علاوہ قائد صاحب بریڈفورڈ سمیت تقریباً ایک درجن خدام بھی ساتھ ساتھ رہے ہوٹلوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ سب سے پہلے نارفوک گارڈنز ہوٹل NORFOLK GARDENS HOTEL کے منیجر مسٹر ایلیٹ کو دس عدد قرآن کریم پیش کئے گئے مکرم شیخ صاحب نے منیجر سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ قرآن کریم آنے والے مہمانوں کے لئے مفید اور ہوٹل کے لئے بابرکت ثابت ہوں گے ہوٹل کے منیجر نے یہ تحفہ وصول کرتے ہوئے بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں خود بھی اسے پڑھوں گا

۲۔ اس کے بعد وکٹوریہ ہوٹل کے منیجر مسٹر میک دگار کو چھاسٹھ قرآن کریم کا عطیہ دیا گیا۔ مکرم شیخ صاحب نے پہلے اپنا تعارف کرایا اور پھر بتایا کہ اس ہوٹل کو ان کے علاوہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہے منیجر صاحب اس عظیم تحفہ کو حاصل کرتے ہوئے بے حد خوش ہوئے اور کہا کہ ایک قرآن کریم تو وہ اپنے ذاتی مطالعہ کے لئے رکھیں گے

۳۔ آخر میں تیسرے بینک فیلڈ نامی ہوٹل (BANKFIELD HOTEL) جو بریڈفورڈ شہر سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور نہایت ہی خوبصورت، دلاویز علاقہ میں واقع ہے میں قرآن کریم کے پچھتر نسخوں کا دلاویز تحفہ پیش کرنے کی تقریب عمل میں آئی اس ہوٹل کے منیجر مسٹر گالبرتھ یہ تحفہ وصول کرتے ہوئے بہت خوش ہوئے اور ساری پارٹی کو کافی کی دعوت دی اور منیجر صاحب پون گھنٹہ تک اسلام کے متعلق باتیں کرتے رہے۔ مکرم شیخ صاحب کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ اس ہوٹل میں امریکن آسٹریلین اور جاپانی سیاح زیادہ ٹھہرتے ہیں۔ مکرم شیخ صاحب نے پوچھا کہ گزشتہ سال کتنے لوگوں نے اس ہوٹل میں قیام کیا ہوگا؟ اس نے ذرا توقف کے بعد سوچ کر بتایا کہ تیس ہزار مہمان ہر سال یہاں آتے ہیں۔

ریڈیو پر تبلیغ

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ بریڈفورڈ کے مقامی ریڈیو پینائن PENINE کو مکرم امیر صاحب نے ہوٹلوں کو قرآن کریم دے جانے کے بارے میں انٹرویو دیا تھا ۲۶ اپریل کی خبروں میں کئی بار آپ کا یہ انٹرویو نشر کیا گیا۔ یہ انٹرویو انگریزی میں تھا اور امیر صاحب کے اپنے الفاظ میں انہی کی آواز میں ریکارڈ کیا ہوا پیش کیا جاتا رہا۔ رات نو بجے کی اردو خبروں میں بایں الفاظ خبر دی گئی:-

"انگلستان میں احمدیہ فرقہ کے انچارج امام مسجد لندن شیخ مبارک احمد آج بریڈفورڈ میں ہیں وہ بریڈفورڈ کے تین ہوٹلوں کو قرآن مجید پیش کریں گے انہوں نے کہا کہ مختلف مذاہب اور لوگوں کے درمیان غلط فہمیاں دور کرنے اور انہیں قریب لانے کے لئے قرآن مجید کی بہت اہمیت ہے"۔

اسی طرح بریڈفورڈ کے لوکل اخبار "بریڈفورڈ سٹار" کے ۲۹ اپریل کے شمارہ میں صفحہ اوّل پر نمایاں طور پر چوکھٹے میں "ایک اور اچھی کتاب" (Another Good Book) کی سرخی دے کر خبر دی گئی۔

خوشکن ردِّ عمل

ریڈیو اور اخبار میں اسلام کی تبلیغ کے نتیجہ میں ایک انگریز طالبہ کے مطالبہ پر اسے قرآن کریم دے دیا گیا اسی طرح دو انگریز مردوں نے مسجد احمدیہ بریڈفورڈ سے قرآن کریم حاصل کئے نیز تین سکولوں نے بھی قرآن کریم حاصل کرنے کے لئے رابطہ قائم کیا ہے قارئین سے دعا کی درخواست ہے (الفضل ۱۵/۶/۸۲)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان جمیل ساڑی مارٹ۔ صالح پورہ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان دارالامان میں دعائے ختم القرآن اور عید الفطر کی پُرمسرت تقاریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازِ عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

قادیان ۲۶ ر وفا (جولائی) عالم روحانیت کا موسمِ بہار رمضان المبارک اپنی تمام برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ آیا اور مومنین کے قلوب کو اپنے نور سے منور کر کے چلا گیا۔ مقامی طور پر اس سال شدید گرمی کے باعث گزشتہ سال کی طرح مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عصر (ساڑھے چار بجے تا پونے ۶ بجے) مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کی تلاوت۔ اس کا ترجمہ اور وقت کی گنجائش کے مطابق مختصر تفسیر کے ساتھ قرآن کریم کے درس کا اہتمام کیا گیا تھا اس سال سات علماء کرام نے باری باری اس علمی و روحانی پروگرام میں حصہ لیا۔ آخری پانچ روز درس قرآن مجید کی خدمت و سعادت خاکسار عبد الحق فضل کو نصیب ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

دعائے ختم القرآن

مورخہ ۲۱ر کو حسب پروگرام قرآن کریم کے تیسویں پارے کا درس ۶ بجے کر دس منٹ پر ختم ہوا بعدہٗ صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے ارشاد کے مطابق محترم الحاج حکیم محمد دین صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت روح پرور خطاب پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے تختِ خلافت پر متمکن ہونے سے دو سال قبل ۱۹۸۰ء میں دعائے ختم القرآن کے موقع پر ہی ارشاد فرمایا تھا یہ خطاب بدر کے اسی شمارہ کی زینت بن رہا ہے بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ موقعہ کی مناسبت سے اس لئے سنا دیا گیا ہے تاکہ آج کی اس اجتماعی دعا میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت دعائیں بھی شامل ہو جائیں اس موقع پر آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے خصوصی تحریک دعا فرمائی اسی طرح ان مخلصین کے لئے بھی خصوصی تحریک دعا فرمائی جنہوں نے ندرنۃ الصیام کی رقوم مرکز میں ارسال فرمائیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جملہ مبلغین کرام اور کارکنانِ سلسلہ اور تمام احمدی احباب کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی اور آخر میں نہایت پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔

نمازِ عید

ماہ شوال کا چاند تیس روزے پورے کرنے کے بعد ۲۲ر جولائی کو دکھائی دیا اور تمام ماحول پر عید سعید کی خوشیاں چھا گئیں ۲۳ر جولائی ۹ بجے دن نمازِ عید کا دوگانہ ادا کرنے کا وقت مقرر تھا۔ مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام تھا۔ صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ٹھیک وقت پر مسجد میں تشریف لے آئے آپ نے مسنون طریق پر نمازِ عید کا دوگانہ پڑھایا اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک نہایت روح پرور خطبہ عید الفطر پڑھ کر سنایا جو حضور پُرنور رحمہ اللہ نے ۴ر ستمبر ۱۹۷۸ء کو مسجد فضل لنڈن میں ارشاد فرمایا تھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے خطبہ ثانیہ میں دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ مختلف مقامات سے عید مبارک کے برقی پیغامات اور درخواستِ دعا پر مشتمل تار موصول ہوئے ہیں۔ بیرونی ممالک میں سے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب فرزندِ اکبر حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے برقی پیغام میں عید مبارک اور درخواستِ دعا کی گئی ہے۔ آپ نے محترمہ سیدہ حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خصوصی تحریک دعا فرمائی اور عید کے موقع پر جو سینکڑوں کی تعداد میں مسلمان بھائی مضافات سے یہاں پہنچ جاتے ہیں ان کی احمدیت کی نعمت نصیب ہونے کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور غلبۂ اسلام کے لئے کارروائیوں میں فائز المرامی کے لئے تحریک دعا فرماتے ہوئے حضور انور کے طویل دورہ کا پروگرام بھی بتایا اسی ضمن میں آپ نے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دورہ کے دوران انگلستان میں ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھیں گے اور ۱۰ر ستمبر کو حضور انشاء اللہ تعالیٰ اسپین میں عظیم الشان مسجد بشارت کا افتتاح فرمائیں گے اللہ تعالیٰ حضور انور کا مع قافلہ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اس کے لئے خصوصی اور پُرسوز دعاؤں کی ضرورت ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہاں سے چٹھی لکھی گئی تھی اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو صحت و سلامتی سے رکھے بھارت کے ہر احمدی کو میرا اسلام پہنچا دیں اور دعائیں کرنے کی خصوصی تلقین کریں آخر میں آپ نے اجتماعی دعا فرمائی اور احباب باہم ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دیتے ہوئے گھروں کو لوٹے۔

اس مرتبہ ملک اور اندرونِ ملک کے دور دراز علاقوں سے تشریف لائے ہوئے مہمانانِ کرام کے علاوہ مضافاتِ قادیان میں آباد اور کام کرنے والے سات صد کے قریب مسلمان دوست نمازِ عید ادا کرنے کی غرض سے قادیان تشریف لائے جملہ مہمانانِ کرام کی بعد نماز عید لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں محترم چوہدری عبد القدیر صاحب انچارج لنگر خانہ کی زیرِ نگرانی تواضع کی گئی اس سلسلہ میں مکرم احمد حسین صاحب مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں مکرم محمد انعام صاحب ذاکر مکرم مولوی محمد صادق صاحب عارف اور دوسرے چند خدام نے تعاون دیا جزاہم اللہ احسن الجزاء

رمضان المبارک کے دوران نمازِ فجر کے بعد درس الحدیث کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ مسجد مبارک میں پہلے دس روز خاکسار عبد الحق فضل نے دوسرے عشرہ میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اور آخری عشرہ میں صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے درس الحدیث دیا مسجد اقصیٰ میں مکرم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے ۷ یوم مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے ۸ یوم مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے ۵ یوم اور آخری عشرہ میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے درس الحدیث دیا۔

اسی طرح مسجد اقصیٰ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب طاہر بعد نمازِ عشاء نمازِ تراویح پڑھاتے رہے تہجد کے وقت مسجد مبارک میں مکرم حافظ اسلام الدین صاحب نمازِ تراویح پڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عید سعید کے موقع پر آمدہ پیغام کے مطابق رمضان المبارک میں حاصل کردہ روحانی ترقی کی قوتِ رفتار کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ÷

عید سعید کے مبارک موقع پر محترم امیر صاحب مقامی کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تہنیتِ عید پر مشتمل برقی پیغام

قادیان ۲۵ ر وفا (جولائی) عید الفطر کے مبارک و مسعود موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی اور آپ کے توسط سے درویشانِ کرام اور جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے نام تہنیت عید پر مشتمل جو برقی پیغام ارسال فرمایا ہے اس کا اردو ترجمہ قارئین کے استفادہ اور ازدیادِ ایمان کی غرض سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

حضور انور فرماتے ہیں:-

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ براہ مہربانی آپ سب بھائیوں، بہنوں اور بچوں کو میری طرف سے عید مبارک کا پیغام پہنچائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کی رمضان المبارک کی خاص عبادات قبول فرمائے اور ہماری عید حقیقی عید ہو رمضان المبارک میں حاصل کردہ روحانی ترقی کی قوتِ رفتار (MOMENTUM) کو قائم رکھنے کی کوشش کریں یہی ہماری حقیقی عید ہوگی۔ خدا کرے کہ خالق و مالک خدا کے پیارے و پاک نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ تعالیٰ کے سب پیارے بندوں سے ہمیشہ دل کی گہرائیوں سے پیار کرتے رہیں

خلیفۃ المسیح الرابع

تختِ خلافت پر متمکن ہونے سے دو سال قبل رمضان المبارک میں درس القرآن کے اختتام پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور خطاب

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے تختِ خلافت پر متمکن ہونے سے دو سال قبل ۱۹۸۰ء میں ۲۹ رمضان المبارک کو دُعا کی اہمیت دفیرووست پرجن رقت آمیز اور معنی خیز جذبات کا اظہار کر کے پُر سوز اجتماعی دُعا کی تحریک فرمائی وہ ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے (ادارہ)

رمضان المبارک کے آخری اوقات میں طبیعت میں عموماً یہ گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ ہم اس مبارک مہینے کی برکتوں سے کچھ پا بھی سکے یا نہیں اور ایک عارف باللہ بزرگ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے الفاظ میں کچھ اس قسم کے حسرتناک احساسات پیدا ہوتے ہیں کہ یہ موسمِ بہار بھی کہیں خالی ہی نہ گزر گیا ہو آپ ان جذبات کا بڑے پُر درد انداز میں اظہار فرماتے ہیں کہ ؎

غنچے کھلے خزاں گئی گل خندہ زن ہوئے
گلشن بھرے ہوا چلی۔ تازہ چمن ہوئے
نرگس گلاب یاسمین نسترن ہوئے
دل کی کلی مگر نہ کھلی بے سجن ہوئے
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے

تم نے تو ہر بہار میں پوری کی اپنی بات
فرمایا جو زبان سے اس کو دیا ثبات
گو سر ٹپکتے ہم بھی رہے از پئے نجات
پر گوہرِ مراد نہ آیا ہمارے ہاتھ
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے

پچھلا حساب گرچہ نہ بیباق تھا ہوا
امسال پھر بھی عہد یہ تھا ہم نے کر لیا
بعد از خزاں یہ قرض کریں گے سبھی ادا
افسوس یہ کہ بار یہ بڑھتا چلا گیا
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے

کیا پوچھتے ہو حال دلِ پائمال کا
دلبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا وصال کا
پر رُعبِ حسن دیکھا جو اس پُر جلال کا
پھر حوصلہ ہی پڑ نہ سکا اس سوال کا
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے

پس آخری لمحات میں اپنی گھبراہٹ کے نتیجہ میں انسان یہ چاہتا ہے کہ ان جذباتی گھڑیوں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرلے یہی وجہ ہے کہ نظامِ جماعت کی طرف سے اس اجتماعی دُعا کا انتظام کیا جاتا ہے جس کے لئے ہم آج یہاں اکٹھے ہوئے تاکہ من حیث الجماعت خدا کے حضور گریہ وزاری کریں

دُعا کا بہترین طریق

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبولیتِ دُعا کا جو گُر سکھایا ہے اس کے مطابق ہمیں عمل کرنا چاہئیے آپ نے فرمایا پہلے ذاتِ باری تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جائے پھر اس نبی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے پھر جو چاہے انسان اپنے رب سے مانگے۔

پس آئیے! ہم سب سے پہلے تسبیح و تحمید کریں اور اپنے رب کی کبریائی بیان کریں اور سب جہانوں کے پالنے والے رب کی حمد و ثنا کریں۔

ہم اسکی ربوبیت کے گیت گائیں اس کی رحمانیت کے راگ الاپیں اس کی رحیمیت کے قدموں پر نثار ہوں اس کے حسن کا الیاذ کریں کہ دل کی گہرائی سے اس کی محبت کے چشمے پھوٹ پڑیں۔

پھر اس کی مالکیت کا تصور دل میں جمائیں اور محسوس کریں کہ وہی فیصلہ کے دن کا اور انجام کا مالک ہے کوئی چیز نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی مگر اس کے حکم سے کوئی عمل پھل نہیں لاتا مگر اس کے اذن سے کوئی کوشش کارگر نہیں ہوتی مگر اس کے کرم کے نتیجہ میں۔ ہم اس کے حضور مٹی ہو جائیں اور جو کچھ ہمیں بظاہر اپنا نظر آتا تھا اس سے ہاتھ خالی کر بیٹھیں اور تہی دست فقیر کی طرح جس کے پاس سوال کے سوا کچھ بھی نہ ہو اس کے آستانہ پر جھک جائیں اور درود بھیجیں اس محسنِ انسانیت پر جس کی گریہ وزاری اور آہ و بکا نے وہ معجزہ دکھایا کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مالکیت کی صفات گھنگھور گھٹاؤں کی طرح کل عالمین پر چھا گئیں اور ان گھٹاؤں سے قرآن کا پانی برسا اور وہ آبِ حیات اُترا جس نے لاکھوں کروڑوں مُردوں کو زندہ کر دیا پھر زندوں کو حیاتِ جاودانی بخشی اور رحمت کے ابدی چشمہ سے ہمکنار کر دیا

ہم درود بھیجیں اس رسُول پر جس کے احسانات اَن گنت ہیں جس کی رحمت تمام جہانوں پر وسیع ہے جس نے ہمیں تعلیم دی اور انگلی پکڑ کر قدم قدم چلنا سکھایا جس نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لئے ایک پاک اور روشن نمونہ چھوڑا جس نے ہمیں تہذیب دی جس نے ہمیں ادب سکھایا جس نے ہمیں ایک وحشیانہ حالت سے انسان بنا دیا اور کُھلی کُھلی گمراہی سے نکال کر روشن فضاؤں میں نکال لایا اس نے اپنے رب کی آیات ہم پر اس طرح تلاوت کیں کہ کبھی تو اس کی خشیت اور ہیبت سے دل لرز لرز کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور کبھی اس کی محبت کی گرمی سے پگھل کر وہ آنکھوں کی راہ سے بہنے لگے اس نے گنہگاروں کو پاک کیا اور پاک تعلیم کا رنگ اُن پر چڑھایا پھر حکمت و معرفت کی شرابِ طہور سے انہیں لبالب بھر دیا ہماری کوئی نیکی نہیں جو اس کے سوا ہم نے کسی سے سیکھی ہو ہماری کوئی ادا نہیں جو دلربائی کسی اور کی محتاج بنی ہو۔

وہ کامل نبیؐ - ہمارا محسن - ہمارے ماں باپ کا محسن - ہماری اولاد کا محسن اوّلین کا محسن اور آخرین کا محسن امیروں کا محسن اور غریبوں کا محسن' اُن کا محسن جو اپنے ماں باپ کے سائے تلے رہتے ہیں اور ان کا محسن جو اپنے ماں باپ کے سائے سے محروم ہیں۔ ان عورتوں کا محسن جن کے سہاگ سلامت ہیں اور گھر بستے ہیں اور ان حرماں نصیبوں کا محسن جن کے خاوند اُن سے جُدا ہو گئے یا جو اپنے خاوندوں سے جُدا کر دی گئیں۔ اُن کا محسن جن کی زندگی دوستوں اور مہربانوں کی رفاقت سے پُر رونق ہے اور ان کا محسن جن کی زندگی میں تنہائی کی تلخیوں کے سوا اور کچھ نہیں وہ جو تونگروں کا بھی محسن ہے اور مفلسوں کا بھی اُن کا بھی جو اپنے اموال دوسروں پر خرچ کرتے ہیں اور ان کا بھی جو قرضوں اور چٹیوں تلے دبے پڑے ہیں اور جن کا بال بال پریشانیوں میں دبا پڑا ہے۔

ہاں وہی محسن جن کے احسان کا سایہ صحتمندوں پر بھی دراز ہے اور بیماروں پر بھی دکھوں میں سسکنے والے پر بھی اور بے لبوں اور معذوروں پر بھی جو اُمیدوں کی دُنیا میں بس رہے ہیں اور ان پر بھی جو مایوسیوں کے سمندر میں چند سانسوں کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔

وہ اپنوں اور غیروں کا محسن وہ دوستوں اور دشمنوں کا محسن - کالوں اور گوروں کا مشرق اور مغرب کا وہ محسنِ اعظم آئیے! ہم اس پر بھیگے ہوئے اور گداز دلوں کے ساتھ درود بھیجیں اور دُعا کریں اس کے دین کی عظمت اور غلبے کے لئے اور ان سب کے لئے جو اس کی نصرت پر کمر بستہ ہیں۔ ہم دُعا کریں احمدیت کے لئے کہ جس کی زندگی قوت اور شوکت کے ساتھ ہی اسلام کی زندگی اور عظمت …

شوکت وابستہ ہو چکی ہے اور دُعا کریں اپنے قافلہ سالار اور محبوب امام کے لئے جن کی قیادت میں ہم خدمتِ اسلام کی نئی نئی راہوں کی طرف بلائے جا رہے ہیں۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم تمام عالمِ اسلام کے لئے دُعائیں کریں اور اپنے رب کے حضور التجا کریں کہ عشقِ رسول آپ نے سب دعویداروں کو اپنی امان میں رکھ اور تمام مسلمانوں کو ان ہولناک عالمی خطرات سے محفوظ دامنوں رکھ جن کا مہیب سایہ اُفقِ مشرق پر بھی لہرا رہا ہے اور اُفقِ مغرب پر بھی لہرا رہا ہے۔

اے خدا! تو عالمِ اسلام کے قلب و جگر مکہ اور مدینہ کی حرمت اور ناموس کی حفاظت فرما اور ہر اس دشمن کو خائب و خاسر اور ناکام و نامُراد کر دے جو ان مقدس بستیوں کی بے حُرمتی کے بدارادہ سے نکلے۔ اے خدا اس خاک پر رحم فرما جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم چومتی رہی ہے۔

ہم دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بھائیوں کو ہدایت دے اور ہماری طرف سے ان کے دل کی ہر بدظنی صاف کر دے اور ہمارے لئے ان کے دل نرم فرما دے اور وہ یہ جان لیں کہ آج روئے زمین پر اُن کا ہم سے زیادہ کوئی سچا ہمدرد اور خیر خواہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اسلامی تعلیم اور اسلامی قدروں کو سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور وہ نورِ مذہب عطا فرمائے جس کے بغیر انسان ہدایت کو پا نہیں سکتا۔

آیئے! ہم دُکھی انسانیت کے لئے دعا کریں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے دور دن بدن پہلے سے بڑھ کر پریشانیوں اور الجھنوں میں مبتلا ہوتی جا رہی ہے اور جس کا اخلاقی بدن اس طرح زخموں سے گلا پڑا ہے جیسے وہ کوڑھی جس کے ناسور ہڈیوں سے آر پار ہو چکے ہوں اور بوسیدہ گلے سڑے اعضاء جھڑنے لگیں۔

ہم دُعا کریں سلسلہ کی ان سب تنظیموں کے لئے جو غلبۂ اسلام کے نیک کام کی خاطر اپنے اپنے دائرہ اور اپنی اپنی توفیق کے مطابق کام کر رہی ہیں۔ سب کارکنان کے لئے جو اس خدمت پر مامور ہیں کہ ان تنظیموں کو کامیابی اور قوت کے ساتھ چلانے میں کوشاں ہیں۔ ہم اپنے واقفینِ زندگی بھائیوں کے لئے دُعا کریں جو اندرونِ وطن یا بیرونِ وطن اپنے بیوی بچوں کے ساتھ یا اُن سے جُدا ہو کر خدمتِ دین میں مصروف ہیں اور کاملاً خلوص اور تسلیم و رضا کے ساتھ اپنی ساری زندگی اپنے رب کے حضور پیش کر چکے ہیں۔

ہم دُعا کریں ان کے لئے اور ان کے اہل و عیال کے لئے اور ان کے اعلیٰ کے لئے اُن کے اخلاص کے لئے ان کی استقامت کے لئے اور یہ کہ وہ ہر قسم کی ابتلاؤں اور ٹھوکروں سے بچائے جائیں۔

پس اے خدا! تو ان پر رحمت کی نظر فرما۔ تیرے سوا کون ہے جو بدیوں سے پاک ہے مگر وہی جسے تو خود اپنی تقدیس سے پاک کرے کون ہے تیرے سوا جو کامل ہے مگر وہی جسے تو اپنے فضل سے کسی نوع کا کمال بخشے تو ہمارا مولا ہے تیرے سوا کوئی مولا نہیں۔ تیرا در چھوڑ کر ہم جائیں تو کہاں جائیں پس ہمیں رد نہ فرما اور اس در سے دھتکار نہیں ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما کہ تیرے سوا اور کوئی بخشنے والا نہیں۔

آیئے ہم دُعا کریں ان سب احمدی احباب کے لئے اور بہنوں کے لئے جو اپنا مال اور وقت خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے، اُن کے والدین کے لئے ان کی اولادوں کے لئے ان کے اعزہ و اقارب کے لئے ان کا دین و دنیا کی حسنات بخشش اور انجام بخیر کے لئے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش برسائے۔

...... ہم ان کی استقامت کے لئے دُعا کریں اور ان کی مشکلات دُعا کے دور ہونے کے لئے دُعائیں کریں۔

پھر ہم ان مظلوموں کے لئے دعائیں کریں جو محض ایمان کے جرم میں ناحق جیلوں میں ٹھونسے گئے اور معدوم ہو کر مجرموں کا سلوک کئے گئے اور آزادی کے جائز حق سے محروم کر دیئے گئے اور اُن شہیدوں کے لئے دُعائیں کریں جنہوں نے جان دے کر اپنے ایمان اور صداقت کی گواہی دی اور ان پسماندگان اور ان کی بیواؤں اور ان یتیموں کے لئے دُعا کریں جو محض رہِ حق میں یتیم بنائے گئے اور ان سب کے لئے دُعا کریں جنہیں ان شہداء کی جدائی شاق گزرتی ہے اور بے چین رکھتی ہے۔

ہم سب حکام کے لئے دُعا کریں جن کے سپرد دنیا کے کسی بھی خطہ میں زمامِ حکومت سونپی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں انصاف کے ساتھ اور رحم اور شفقت کے ساتھ حکومت کی توفیق بخشے اور سب دنیا کے محکوموں کے لئے دُعا کریں کہ ان کو ظالم حکام کے ظلم سے نجات بخشے اور ان کے قہر سے اپنی پناہ میں رکھے۔

آیئے ہم درود بھیجیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی آل پر اور آپ کے فرزندِ جلیل پر اور آپ کی رُوحانی و جسمانی اولاد کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہمیشہ حق پر قائم رکھے اور ناشائستہ اعمال سے بچائے اور اپنی رضا کی راہوں پر قدم مارنے کی توفیق بخشے ان کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے اور ہمیشہ عفو اور مغفرت کا سلوک کرے اور ان کے اعمال کی اصلاح کرے اور ان کے دلوں کو پاک کرے۔

آیئے ہم دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کے لئے اپنے بندوں کے دلوں میں بھی نرمی اور رأفت کے جذبات پیدا کرے اور ان کی کمزوریوں کو دیکھ کر ان کے دلوں میں نفرت اور غضب کے جذبات پیدا نہ ہوں بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات کو یاد کر کے وہ ان سے رحم اور شفقت کا سلوک کریں وہ اُن کے اصلاحِ احوال کے لئے دردمندانہ دعائیں اور نیک ہمدردانہ مخلصانہ نصیحت کے ذریعہ وہ ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔

آیئے ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب کی لمبی صحت و عافیت والی اور برکتوں اور خوشیوں سے معمور زندگی کے لئے دُعا کریں اور حضور علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے اس آخری نشانی کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو ”نسلِ سیدہ“ میں سے آج ہمارے درمیان اکیلی رہ گئی ہیں اور جن کا نام امۃ الحفیظ بیگم ہے یہ وہ وجود ہے جس پر بچپن میں حضرت اقدس علیہ السلام کے پیار کی نظر پڑتی رہی اور محبت اور شفقت اور رحمت اور برکت کے ساتھ آپ نے انہیں بارہا مس فرمایا۔

آیئے! ہم دُعا کریں دنیا کے سب مظلوموں اور مجبوروں اور مقہوروں کے لئے بیواؤں کے لئے اور یتیموں کے لئے، تنہا اور بے سہارا لوگوں کے لئے، مختلف عوارض اور تکلیفوں میں مبتلا بیماروں کے لئے، غریبوں اور مفلسوں اور ناداروں کے لئے قرضوں کے نیچے دبے ہوئے بے بسوں کے لئے اُن کے لئے جو تلاشِ معاش میں سرگرداں ہیں، ان کے لئے جو اولاد کی برکت سے محروم ہیں۔ اُن کے لئے جو حسناتِ آخرت کے علاوہ حسناتِ دنیا کے بھی خواہاں ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان پر دینی و دنیوی ترقیات کی راہیں کشادہ کرے۔ اُن کے لئے جو مقدمات میں گرفتار ہیں خدا تعالےٰ اُن کو عزت کے ساتھ رہائی بخشے۔ ان طالب علموں کے لئے بھی دُعا کریں جو مختلف امتحانات دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اُن کی کمزوریوں کو دُور فرمائے اور دماغوں کو روشن کرے اور علم و معرفت کے وہ خزانے عطا کرے اور ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے غلاموں کے حق میں کی ہیں۔

ہم دُعا کریں سب قسم کے مہجوروں کے لئے جن کو اپنے پیاروں کا فراق بے قرار اور بے چین رکھتا ہے خواہ وہ اس زندگی کی عارضی جُدائی کا شکار ہوں یا موت نے اُن کے اور اُن کے پیاروں کے درمیان ایک گہری اور اجنبی فصیل حائل کر رکھی ہے۔

ہم اپنے زندوں اور مُردوں، بڑوں اور چھوٹوں کے لئے دُعا کریں اپنے مردوں اور عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں کے لئے دُعا کریں اور دُعا کریں کہ خدایا ہم تو عاجز اور کم علم اور بھول جانے والے اور جلد ٹھکنے والے بیکار سے بندے ہیں اے آقا! تو ہم پر رحم فرما۔ اے رب ہماری ناقص دعاؤں کو مکمل کر دے اور وہ بھی ہمیں دے جو ہمیں مانگنا چاہیئے تھا اور نہیں مانگا اور غلط اور بے کار دُعاؤں کے شر سے بھی ہمیں محفوظ رکھ۔

...ہم دُعا کریں کہ اے ہمارے آقا! ہم پر رحم فرما اور ایسا کرم کر کہ احمدیت (چودھویں) صدی کی دہلیز سے دوسری صدی کے صحن میں سرنگوں ہو کر نہ گزرے بلکہ سر بلند اور سرخرو ہو کر گزرے ہاں ہماری رُوحیں تیرے حضور جھکی ہوئی اور سجدہ ریز ہوں اور ہماری پیشانیاں تیرے قدموں میں خاک آلودہ ہوں اور آنکھیں اشک ریز لیکن دلِ غلبۂ اسلام کے نظاروں سے پُر سرور ہوں سینے ٹھنڈے ہوں۔

آخری امر جو دُعا سے پہلے اور دُعا کے دوران ہمیں ملحوظ رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم

(باقی ۱۴ پر دیکھئے)

جماعت احمدیہ کا روپیہ دنیا بھر کے خزانوں کے مقابلے پر فتح پائیگا

یہ روپیہ جماعت سے اللہ تعالیٰ کے پیار کا مظہر ہے جو اللہ کی رضا کی خاطر دیا گیا ہے

حال ہی میں ختم ہونے والے مالی سال میں بجٹ سے کہیں زیادہ آمد ہوئی

اس کامیابی پر اللہ تعالیٰ کے بعد سلسلہ کے کارکنوں اور امراء و غرباء کی قربانیوں کا بھی شکریہ ادا کرنا واجب ہے

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ ۱ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ صدر انجمن احمدیہ کے ۳۰ جون ۱۹۸۲ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صرف حاصل خالص میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً تیس لاکھ روپے زائد از بجٹ وصولی ہوئی ہے۔ حضور نے اس روپے کے اکٹھا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد سلسلہ کے ان مرکزی کارکنوں اور مقامی عہدیداروں کا بھی ذکر کیا جو محنت سے جماعتی خدمات ادا کرتے ہیں اور فرمایا کہ یہ روپیہ عام دنیوی بجٹوں کے مقابلہ میں بہت قلیل ہونے کے باوجود اس لئے اہم ہے کہ اس میں اللہ کے پیار کی جھلک نظر آتی ہے اور اس لئے یہ روپیہ دنیوی روپے کے مقابلہ میں ضرور فتح پائے گا انشاء اللہ۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ صدر انجمن احمدیہ کا جو مالی سال یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے شروع ہو کر ۳۰ جون ۱۹۸۲ء کو ختم ہوا ہے وہ اللہ کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہا ہے اور صرف حاصل خالص میں جو آمد متوقع تھی وہ ایک کروڑ چھ لاکھ ۱۶ ہزار ایک سو پچاس روپے تھی۔ اس کے مقابلہ میں آمد اللہ کے فضل سے ایک کروڑ چھتیس لاکھ تراسی ہزار روپے سے زائد ہوئی ہے اس طرح بجٹ کے مقابلہ میں تیس لاکھ ۶۷ ہزار روپے سے زائد آمدنی ہوئی ہے۔

حضور نے یہ خوشکن اطلاع جماعت کو دیتے ہوئے فرمایا کہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کارکنان کی خدمات کا اعتراف کرنا بھی ضروری ہے۔ چاہے وہ مرکزی کارکنان ہیں یا مقامی عہدیدار جنہوں نے بڑی محنت سے سارا سال کام کیا اور محض للہ اس کے لئے وقت و [illegible] بہت سی قیمتی آرزوئیں قربان کیں اور سلسلے کی ضروریات کو سمجھ کر دن رات ایک کر کے کام کیا حضور نے فرمایا۔ یہ کارکنان نظام احمدیت کی کیٹریاں (رجسٹریاں) ہیں دنیا کی نظر میں ان کا کوئی مقام نہ ہو لیکن اللہ کی نظر میں ان کا بڑا مقام ہے پس ان سب کارکنان کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے جنہوں نے محنت کی وقت دیا اور دعائیں کیں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل نازل کیا۔

حضور نے فرمایا ہم اللہ کے اس فضل پر خوش ہیں اگرچہ ظاہری اعتبار سے دیکھا جائے تو اس روپے کی کوئی حیثیت نہیں خاص طور پر جب دنیا کی بڑی [illegible] حکومتوں کے بجٹ اور ان کے اعداد و شمار دیکھے جائیں گے تو اتنا زیادہ روپیہ ہے کہ اعداد و شمار سمجھ میں نہیں آتے اور ان [illegible] ایک کروڑ ۳۰ لاکھ کی کوئی حیثیت نظر نہیں آتی۔ پھر حکومتوں کو چھوڑیں صرف عیسائیت کے بعض فرقے روزانہ اپنے مذہب کی اشاعت پر جو خرچ کرتے ہیں وہ ہمارے سارے سال کے بجٹ سے دسیوں گنا زیادہ ہوتا ہے وہ ایک ایک دن میں دس کروڑ، بیس کروڑ، تیس کروڑ روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ تو ساری دنیا کی کوششوں کو چھوڑ دیں عیسائیت کے صرف ایک فرقہ کا بجٹ اتنا ہے کہ ہماری رقم صفر کے برابر ہو جاتی ہے اس صورت حال میں ہم کیوں خوش ہوں؟ کہ ہمارا یہ سال بڑا اچھا گزرا ہے؟

حضور نے فرمایا میں نے اپنے دل کا تجزیہ کیا تو مجھے اس خوشی کی تین وجوہات نظر آئیں۔

پہلی وجہ یہ کہ روپیہ ہمارے رب کے پیار کا مظہر ہے جو وہ جماعت کے ساتھ اس کے آغاز سے اب تک رکھتا ہے اس کے فضل اور رحمت کی شدت اس وقت بھی بہت تھی جب احمدی احباب دو دو پیسے چندہ دیا کرتے تھے جس کا شکریہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے قلم سے لکھ کر ادا کیا ہے اور یہ قیامت تک تاریخ میں محفوظ ہو گیا آج دو کروڑ کو بھی وہ حیثیت حاصل نہیں جو ان دو پیسے کو تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے قرطاس پر لکھے جا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] کے ساتھ دیکھ رہا تھا اس معنوی رنگ میں اس سے زیادہ قابل شکر اللہ تعالیٰ کا پیار اس کی رحمت اور اس کا فضل ہے آج تک پوری وفا کے ساتھ ان پیسے کے ساتھ رہا ہے اس لئے اس روپے پر کبھی خزاں نہیں آتی۔ دنیا کے حالات بدلتے ہیں تو بڑی بڑی کروڑوں کی کمپنیوں اور حکومتوں کے دیوالے نکل جاتے ہیں دنیا کے روپے بحرانوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں لیکن اللہ کے فضلوں پر کوئی بحران نہیں لا سکتا۔ ہماری جماعت مختلف حالات میں سے گزری ۱۹۷۴ء کا دور بھی آیا لیکن اس وقت بھی کوئی ایک بھی یہ نہیں آیا کہ ہمارا بجٹ کم ہو گیا ہے اس لئے چندہ معاف کر دیا جائے اس وقت بھی یہی خطوط آتے تھے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا کرے کہ ہم اس حال میں بھی اپنا کوئی وعدہ واپس نہ لیں سارے وعدے پورے کریں۔ صرف دعا کی درخواست کرتے تھے اور کچھ نہ مانگتے تھے ایک اور موقع پر جب سپریم کورٹ کا ایک کروڑ [illegible] اجڑ گیا اور ختم ہو گیا [illegible] نعمت عارضی محرومیت کے دوران [illegible] کے صدر کا خط [illegible] وقفہ تو ہو گیا۔

کہ جماعت بھی [illegible] کی [illegible] حضرت [illegible] [illegible] چندہ [illegible] [illegible] سال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حضور نے فرمایا [illegible] پر کوئی خزاں نہیں آتی [illegible] کا ان کا نظام دنیا کے مالی نظاموں سے اس لحاظ سے ممتاز اور منفرد ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں

یہ ایسے پھول ہیں جو سارے جہان کو زینت بخشتے ہیں اور اللہ کے فضل سے اس بوستان پر کبھی خزاں نہیں آتی۔

حضور نے فرمایا اس خوشی کی دوسری بنیاد یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کا مالی امانت کا خاص وعدہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص پیار کے رنگ میں فرمایا تھا کہ

تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں

حضور نے فرمایا جو رنج جائے اس کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ اس کا سلسلہ جو رواں ہو جایا کرتا ہے چنانچہ میں نے منصب خلافت پر آنے کے بعد دیکھا کہ جو کام ابھی مکمل ہونے باقی ان کے لئے حضور رحمہ اللہ علیہ کے دور کا روپیہ ابھی بچا پڑا ہے کوئی کمی نہیں ہے روپے کی اور انشاء اللہ آئندہ بھی نہیں ہوگی۔ حضور نے فرمایا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک جاری رہے خلیفہ سے خلافت تو نہیں بدل جاتی کام تو نہیں بدلتے دنیا کی ضرورتیں تو نہیں بدلتیں اس لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی عطا بھی بڑھائے اور ہماری بھوک بھی بڑھائے ہمارے مانگنے کا ظرف بھی بڑھائے اور ہماری مانگ اور اللہ تعالیٰ کی عطا اس دور میں خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ایک دوڑ شروع ہو جائے اور خدا کرے کہ اس دوڑ میں ہماری مانگ کبھی آگے نہ نکلے کیونکہ جب بھی ہماری مانگ اللہ کی عطا کے قریب پہنچنے لگے تو اللہ اپنے فضل سے اپنی عطا کو اور بڑھا دے تا اس کی عطا ہمیشہ آگے رہے اور ہماری بھوک اس سے نیچے رہے حضور نے فرمایا یہ بھی دعا کریں کہ ہمیں بہترین خرچ کی بھی توفیق ملے امانت اور دیانت سے کام کرنے والے ہوں خدا کی خاطر کام کرنے والے ہوں اور روپیہ نیکی کی راہوں میں لگے جو دنیا کے دکھ دور کرنے کا ذریعہ بھی ہو۔

حضور نے فرمایا خوشی اور مسرت کا تیسرا

پہلو یہ ہے کہ اس روپیہ میں حق حلال کی کمائی اور اہل ایمان مزدوروں کا پسینہ شامل ہے اس میں ایسی محنت، پاکیزہ محنت شامل ہے کہ یہ روپیہ ساری دنیا کی پاکیزگی اور قناعت کے لحاظ سے بے مثل ہے۔ یہ اپنے پاکیزہ خیالات کی وجہ سے بے مثل ہے پس اس روپے کا دنیا کے اور کسی روپے سے کوئی مقابلہ نہیں اس میں امیر دل کا بھی حصہ ہے جنہوں نے دنیا کی لذت حاصل کرنے کی بجائے خدا کی رضا حاصل کرنے کو ترجیح دی ورنہ دنیا میں کروڑوں ایسے بھی روپے والے ہیں جو فسق و فجور کی راہ پر اپنے گناہ کی پیاس بجھانا چاہتے ہیں مگر ان کو راہ نہیں ملتے ان احمدیوں نے ہر ایسے موقع سے رُک کر اس روپے کو بچا کر نیک راہوں پر خرچ کیا اور مختلف رنگوں کی روحانی تکالیف برداشت کیں لیکن ثابت قدمی دکھائی وہ بھی غریبوں کے ساتھ شریک ہیں۔ حضور نے فرمایا اس روپے میں غریبوں کی دال روٹی بھی شامل ہے معمولی مددگار کارکنوں کی رقم بھی شامل ہے جن کی حالت ایسی تنگ ہوتی ہے کہ بعض اوقات جماعت کو انہیں عطیہ دینا پڑتا ہے ان کے بچوں کا دودھ بھی اس میں شامل ہے جو انہیں نہیں ملا ان کے بدن کے غریبانہ کپڑے بھی شامل ہیں جنہوں نے روپے کا روپ دھار کر وہ چمک دمک حاصل کی ہے دنیا کا کوئی روپیہ اس چمک دمک کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

حضور نے فرمایا اللہ کے ہاں روٹی کپڑا یا قربانی کا گوشت وغیرہ نہیں پہنچتا صرف تقویٰ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ ساری پاک چیزیں جو مقبولیت کا درجہ دیتی ہیں اس روپے میں شامل ہیں

دنیا کی آنکھ ایک غریب اور نادار جماعت کا چھوٹا سا سرمایہ دیکھتی ہے لیکن اللہ کی رضا کی آنکھ اس میں غریبوں کے آنسوؤں کے موتی اور مومنوں کے قلب و نظر کے ٹکڑے دیکھتی ہے۔

حضور نے فرمایا پس اس روپے کی قیمت دنیا سے بالکل جداگانہ ہے ے

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

یہاں تو پیمانہ ہی مختلف ہے دنیا اس روپے کو روپیہ، ڈالر، پاؤنڈ، فرانک وغیرہ کی شکل میں دیکھتی ہے اس پر بادشاہوں کی تصاویر دیکھتی ہے لیکن ایک عارف باللہ کی نظر اس میں صرف اپنے پیارے اللہ کا منہ دیکھتی ہے یہ وہی وجہ اللہ ہے جس کی رضا کی خاطر ساری قربانیاں دی جاتی ہیں۔

حضور نے بڑے جلالی انداز میں فرمایا پس ساری دنیا کی ساری طاقتیں مل جائیں ان کے خزانے کروڑوں سے ضرب دے لیں تب بھی وہ اس روپے کو شکست نہیں دے سکتے یہ روپیہ فتح دے گا اس کے مقدر میں شکست نہیں یہ اللہ کی رضا کی خاطر دیا گیا ہے۔

حضور نے آخر میں دعا فرمائی کہ اللہ اس روپے کو ہمیشہ پاک صاف رکھے اور ان اموال میں برکت دے جن سے یہ روپیہ اکٹھا کیا جا رہا ہے۔

اس کے بعد حضور چند ثانیے کے لئے بیٹھے اور پھر خطبہ عربی ارشاد فرمایا۔ اس کے دوران فرمایا کہ مختلف معاندین اور حاسدین کی طرف سے دائر کردہ مختلف مقدموں میں آئے دن پیشیوں کے لئے سلسلہ کے وکلاء کو اپنا روپیہ اور وقت ضائع کرنا پڑتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارا اصل مقدمہ تو آسمان پر دائر ہے وہیں سے فیصلہ ہوگا۔ اس لئے بکثرت دعائیں کریں۔

پیغام محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

میری پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت — السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیر کے مطابق ہمارے محبوب اور اسلام کے عاشق صادق اور ہمارے لئے دن رات دعائیں کرنے والے اور اسلام اور مسلمانوں کے اور ہمارے لئے سچے غمخوار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاس بلا لیا جماعت احمدیہ نے صدق دل سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اس تقدیر کو قبول کیا اور عاجزانہ دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ پھر سے جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کو سنا اور قرآنی وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کو پھر ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہم جس قدر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں کم ہے۔

شکر ادا کرنے کا طریق یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پر ہم سچے دل سے عمل کریں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جو سکیمیں اشاعت اسلام اور ہماری بہبودی کے لئے جاری فرمائی تھیں ان کی تکمیل کے لئے سر توڑ کوشش کرتی رہیں۔ یہی حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے اور حضور کی ذات بابرکات کی صحت و سلامتی اور ہر طرح کی کامرانیوں کے لئے دعائیں کرنا بھی ہم پر لازم ہے۔ اس مرحلہ پر یہ توجہ دلانا ضروری ہے کہ مقامی لجنات مہربانی کر کے یہ جائزہ لیں کہ سہواً کوئی بہن تجدید بیعت سے رہ گئی ہو اور جائزہ سے لجنہ مرکزیہ کو بھی مطلع فرمائیں۔

خلافت رابعہ کی اوّلین عید پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ نے بھارت کی لجنات کو اپنے فرائض کی طرف اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک خصوصی پیغام بھجوایا ہے جس جذبہ سے یہ پیغام بھجوایا گیا ہے اسی جذبہ سے اسے عملی جامہ پہنانے کی ہر ممبر لجنہ بھارت کوشش کرے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

امۃ القدوس صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

پیغام محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ممبرات لجنہ اماء اللہ انڈیا!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عید مبارک ہو! یہ خلافت رابعہ کی پہلی عید ہے اور آپ سب کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف بہت توجہ دلاتی ہے کہ اپنی خوشیوں میں آپ یہ نہ بھولیں کہ آپ پر کس قدر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

سب سے پہلے تو آپ ان مسلمان ملکوں کے لئے دعا کریں جن پر ظلم ہو رہا ہے مثلاً فلسطین ہے، بیروت ہے، افغانستان ہے اللہ تعالیٰ ان سب پر رحم کرے اور ظالم کا ہاتھ ظلم سے روکے پھر اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ دنیا میں غالب رہنے کے لئے ضروری ہے کہ سچے مومن اعتقاد کے لحاظ سے بھی اور عمل کے لحاظ سے بھی اور ہر شخص محسوس کرے کہ یہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض بھی یہی تھی کہ قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت ہو دنیا جو اسلام سے دور جا پڑی تھی پھر اسلام میں داخل ہو اور ایک نام کا مسلمان پھر سے سچا مسلمان بن جائے۔

آپ نے خود بھی یہ سیکھنا ہے اپنی اولاد کو سکھانا ہے اور سچا مسلمان بنانا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ یہ عید ہمارے لئے بہت مبارک ثابت ہو۔ ہمارے لئے اسلام کے غلبہ کی خوشیاں لانے والی ہو۔ والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

اظہارِ تشکر و درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری تینوں بچیاں۔ امۃ الرشید امۃ الحلیم اور نعیمہ علی الترتیب پری ڈگری دوسرا سال۔ میٹرک اور نویں جماعت میں اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوئی ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ازراہ کرم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری بچیوں کا مستقبل روشن کر دے دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے ان کے بارے میں خاکسار کو اپنی ذمہ داری صحیح معنوں میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار: محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

اگر جمعہ کے روز ہی عید بھی آ جائے تو

نمازوں کی ادائیگی کے بارہ میں سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بعض اوقات جمعہ کے روز ہی عید بھی ہوتی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت کے علم کے لئے بتایا جائے کہ ایسی صورت میں نماز عید اور نماز جمعہ کی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وارشاد کو درج کرایا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:-

(۱) عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اجتمع فی یومکم ھذا عیدان فمن شاء اجزاہ من الجمعۃ وانا مجمعون (ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ)

(۲) عن ابن عمر قال اجتمع عیدان علیٰ عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ثم قال من شاء ان یاتی الجمعۃ فلیاتھا ومن شاء ان یتخلف فلیتخلف

(سنن ابن ماجہ مصری صفحہ ۳۹۴)

کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں۔ (یعنی عید اور جمعہ) اگر کسی کو جمعہ میں آنے کی تکلیف ہو تو یہ عید کی نماز ہی اس کے لئے کافی ہوگی۔ مگر ہم جمعہ بھی ادا کریں گے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں دو عیدیں (یعنی جمعہ اور عید) اکٹھی آ گئیں۔ آپ نے پہلے عید کی نماز پڑھائی اس کے بعد فرمایا۔ اب اگر کوئی جمعہ کی نماز کیلئے آ سکے تو آ جائے اور اگر (کسی مجبوری سے) نہ آ سکے تو اپنے مقام پر ہی رہ سکتا ہے۔

محدثین نے ان احادیث کی تشریح کے ضمن میں اس بات کی وضاحت بھی کی ہے ... نماز عید کے روز پھر جمعہ کی نماز کے لئے نہ آ سکے تو وہ اپنی جگہ پر نماز ... "ای یصلی الظھر" (ابن ماجہ مصری صفحہ ۳۹۴ حاشیہ)

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ عید کے روز جمعہ کی نماز کے لئے مجبور ... کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت درخصت دی ہے۔ مگر خود ... صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز جمعہ کی نماز بھی ادا فرمانے کا اعلان فرمایا۔ پس جو لوگ ... روز کسی مجبوری سے جمعہ کی نماز کے لئے نہ آ سکیں۔ وہ اپنی اپنی جگہ جمعہ کے قائمقام نماز ظہر ادا کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں ۱۱ ؍ فروری ۱۹۳۸ء کو عید اور جمعہ دونوں اکٹھے ہو گئے تو اس موقعہ پر حضور رضی اللہ عنہ نے عید کے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

"پھر آج نور علیٰ نور کا مضمون ہے یعنی عید اور جمعہ دونوں جمع ہو گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا جب جمعہ اور عید جمع ہو جائیں تو اجازت ہے کہ جو لوگ چاہیں جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ادا کریں۔ مگر فرمایا ہم تو جمعہ ہی پڑھیں گے کل بھی میرے پاس ایک مفتی صاحب کا فتویٰ آیا تھا کہ بعض دوست کہتے ہیں کہ اگر جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ہو جائے تو قربانیوں میں ہم کو سہولت ہو جائے گی۔ ... انہوں نے اس قسم کی حدیثیں لکھکر ساتھ بھجوا دیں تھیں۔ میں نے ان کو ... دیا تھا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ جمعہ اور عید جب جمع ہو جائیں تو جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ مگر ہم تو وہی کریں گے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر کوئی ... پڑھنا چاہے تو اسے اجازت ہے۔ مگر ہم تو جمعہ ہی پڑھیں گے ... میں بھی یہی کہتا ہوں۔ کہ جو شخص چاہے آج جمعہ کی بجائے ظہر پڑھ لے مگر جو شخص پڑھنا چاہتا ہو۔ اسے کیوں مجبور کرتا ہے کہ میں بھی جمعہ نہ پڑھوں۔ میں تو وہی کہوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم جمعہ ہی پڑھیں گے۔"

(خطبات محمود جلد دوم صفحہ ۲۰۸ تا ۲۱۰)

ناظم ... شریف احمد امینی قادیان

جزائر انڈیمان میں دو ہفتے

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ مدراس

نظارت دعوت وتبلیغ کی ہدایت کے مطابق چند اہم امور کی یکسوئی اور سرانجام دہی کے لئے خاکسار مورخہ ۲ ؍ جون کی صبح کو مدراس سے جزیرہ انڈیمان کے لئے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہو کر چوتھے روز ۵ ؍ جون کی شام کو اس کے دارالسلطنت پورٹ بلیر میں پہنچا انڈیمان تین صد سے قریب قریب جزائر کا ایک مجموعہ ہے ان میں ۲۶ کے قریب ہی جزائر آباد ہیں جہاں کی مجموعی آبادی دو لاکھ سے اوپر ہے۔

نہایت خوبصورت مناظر پر مشتمل سبز گلشن زار یہ خطہ زمین خلیج بنگال میں کلکتہ سے ۷۵۰ اور مدراس سے ۸۰۰ میل دوری پہ واقع ہے۔ بحری جہاز ۱۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہی جاتا ہے خاکسار کے سوار ہونے کے اگلے دن سے ہی سمندر میں شدید طوفانی ہوائیں چلنے لگیں۔ اس سے جہاز بہت بری طرح ڈگمگاتا رہا۔ یہ حالت مسلسل ۲½ دن تک رہی جس کے نتیجہ میں شدید سر چکر متلی اور قے وغیرہ سے ہر ایک مسافر لاچار ہو رہا۔ اور یہ سارا عرصہ کچھ کھائے پیئے بغیر بڑی پریشانی کے عالم میں گذرا۔ خدا خدا کر کے تین دن رات گزرنے کے بعد چوتھے روز جب انڈیمان میں پہنچا تو بہت ہی نڈھال ہو چکا تھا۔

جزیرہ میں احمدیت

یہ خدا تعالیٰ کی ایک عظیم قدرت ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے مطابق کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" اس علاقہ میں بھی جہاں چاروں طرف زمین کا کنارہ ہی نظر آتا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پہنچائی۔

یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک کرشمہ قدرت ہے کہ یہاں پر جماعت احمدیہ کے قیام کے محرک ایک عیسائی ہوئے ہیں۔ اور یہ عیسائی تاریخ احمدیت میں ہمیشہ نام لی جانے والی شخصیت کے مالک کیپٹن ڈگلس تھے۔

اس علاقہ میں جب آپ چیف کمشنر جو یہاں کا سب سے بڑا عہدہ دار اور افسر اعلیٰ ہوتا ہے کی حیثیت سے مقرر ہوئے۔ تو انہوں نے ۱۹۱۵ء میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں ایک درخواست بھیجی کہ پورٹ بلیر میں قائم ہونے والے گورنمنٹ سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کرنے کے لئے ایک قابل احمدی استاد کو بھیجا جائے۔ چنانچہ حضور پر نور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک صحابی نو مسلم حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ صاحب) کو انڈیمان کیلئے روانہ فرمایا۔ آپ یہاں آ کر چارج لینے کے بعد تبلیغی فرائض انجام دیتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے چند سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق دی۔ اس طرح ایک مخلص اور مستعد جماعت قائم ہوئی۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس وقت سے جماعت بڑھتی رہی اور ۳۲-۱۹۳۱ء میں جماعت احمدیہ کو بمقام لمبا لائن ایک مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اس وقت سے اب تک یہ مسجد احمدیوں کی تبلیغی نیز تعلیم وتربیت کی آماجگاہ رہی۔

۱۹۶۲ء میں محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب انچارج مبلغ کیرالہ اور ۱۹۷۵ء کو خاکسار اور مولوی عبدالسلام کو جزیرہ میں جانے اور تبلیغی سرگرمیاں سرانجام دینے کی توفیق ملی اب حال ہی میں مولوی عبدالسلام صاحب بطور مبلغ متعین ہیں۔

اس وقت چند شرپسند مسجد پر قبضہ کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں جس کی روک تھام کے لئے اعلیٰ پیمانے پر کوشش شروع کی گئی۔

اسی ضمن میں نظارت دعوت وتبلیغ نے خاکسار کو چند یوم کے لئے انڈیمان میں بھیجا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے مکرم محمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ اور مقامی مبلغ مولوی عبدالسلام صاحب سے مل کر اس سلسلہ میں مناسب اور نتیجہ خیز کارروائیاں کیں اور اعلیٰ عہدیداروں سے ملاقات کر کے جماعت احمدیہ انڈیمان کی تاریخ مسجد احمدیہ کی تعمیر کا پس منظر نیز مقامی احمدیہ اور جماعت کی ملکیت وغیرہ کے بارہ میں تفصیلی گفتگو کی گئی۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس طرح اعلیٰ حکام کو احمدیت سے روشناس کرنے کی توفیق ملتی رہی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

ایک غیر احمدی عالم کے قلم سے

کیا احمدی غیر مسلم ہیں؟

از مکرم مولانا محمد احمد صاحب ایم۔ اے۔ رامپوری

زیر عنوان مقالہ ایک غیر احمدی عالم مکرم مولانا محمد احمد صاحب ایم اے کا ہے جو مکرم مولانا ابو الاسرار قریشی صاحب ایم اے جودھپوری کے توسط سے بغرض اشاعت موصول ہوا ہے یہ مقالہ اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ آج بھی ایسے صاحب فکر و نظر غیر احمدی علماء کرام دنیا میں موجود ہیں جو نہ صرف احمدیت کی عظمت کا اقرار کرتے ہیں بلکہ مدبر عام و لائل و براہین کے ساتھ انہیں پیش کرنے کی جسارت بھی رکھتے ہیں۔ مقالہ نگار عالم متعدد کتب کے مصنف بھی بتائے جاتے ہیں (ادارہ)

اسی سال ۱۹۷۴ء جب اخباروں اور ریڈیو کے ذریعہ ہندوستان کے مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو "غیر مسلم" قرار دے کر ان کو ایک "اقلیت" کی حیثیت دیدی تو ان کی باچھیں کھل گئیں۔ اور پاکستان کو اس "اسلام کی خدمت" پر مبارکباد دی جانے لگی۔ مذہبی اخبارات اور رسائل میں حکومت پاکستان کے صدر کی بیدار مغزی کے گن گائے جانے لگے کسی نے نہ سوچا کہ قادیانیوں کو کس جرم پر "غیر مسلم" قرار دیا گیا ہے۔ ان کی نوعیت کیا ہے اور جو دلائل ان کے غیر مسلم ہونے کے ثبوت میں پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے ان کا اسلام سے خارج ہونا بھی ثابت ہوتا ہے یا نہیں ہے۔

ہمیں اس سے بحث نہیں کہ صدر پاکستان یا حکومت پاکستان کا یہ فیصلہ صحیح ہے یا غلط وہ جانیں اور ان کا کام جانے۔ ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے ملک کے مسلمانوں میں پاکستان کے اس مبارک اقدام پر خوشی اور مسرت کی اتنی اونچی لہر کیوں دوڑ گئی اور انہیں کون سی ایسی زبردست کامیابی حاصل ہوئی کہ سارا ملک مبارکباد کے شور سے گونج اٹھا۔

حقیقت یہ ہے کہ مولویوں کی کم نگہی اور پیروں کی خود غرضی اور خود پرستی نے عوام کو عمل سے فارغ کر کے عقائد کا پرستار بنا دیا ہے۔ نجات کا دارو مدار عمل پر نہیں بلکہ عقیدہ پر آ ٹھہرا۔ اگر عقیدہ درست ہے تو بد ترین انسان جنت کا حقدار ہے اور اگر عقیدہ میں کوئی فتور ہے۔ یا کسی ذات کی کسی بات پر ایمان نہیں کر سکا ہے تو وہ بھی جہنمی ہے۔

علامہ اقبال مرحوم کے نزدیک اس دور میں مسلمان [illegible] کے لئے [illegible] یہ حقیقت کہ ان کو زندگی نے [illegible] اور [illegible] کی جدت میں الجھا دیا ہے اور مسلمان عمل سے بے نیاز ہو کر اس بحث میں پڑ جائیں کہ:۔

ابن مریم مر گیا یا زندہ جاوید ہے
ہیں صفات ذات حق حق سے جدا یا عین ذات
آنے والے سے مسیح ناصری مقصود ہے
یا مجدد جس میں ہوں فرزند مریم کے صفات
ہے کلام اللہ کے الفاظ حادث یا قدیم
امت مرحوم کی ہے کس عقیدے میں نجات

کیا مسلمان کے لئے کافی نہیں اس دور میں
یہ الٰہیات کے ترشے ہوئے لات و منات

چنانچہ شیطان اپنے مشیروں کو حکم دیتا ہے:۔

تم اسے بیگانہ رکھو عالم کردار سے
تا بساط زندگی میں اس کے سب مہرے ہوں مات
ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات
مست رکھو ذکر و فکر صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے

اسی طرز فکر نے مسلمانوں کو متعصب اور تنگ نظر بنا دیا اور وہ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح جنت کے اکیلے مقدار بن گئے۔ قوم اگر قبر پرستی اور تعزیہ پرستی میں مبتلا ہے اور مسلمانوں کے گھروں میں شرک کی ساری شکلوں کو اختیار کر لیا گیا ہے تو اس سے نہ ان کا اسلام بگڑتا ہے نہ ایمان میں خلل آتا ہے لیکن اگر کسی نے یہ کہہ دیا کہ عیسیٰؑ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے بلکہ انتقال کر گئے یا کہ رسول اللہؐ کے بعد اور نبی بھی پیدا ہو سکتے ہیں تو قیامت آ گئی، آسمان پھٹ پڑا اور کہنے والا کافر اور جہنمی ٹھہرا۔

قادیانی اسی مذہبی جنون کا شکار بن گئے ورنہ ان کا جرم اتنا بڑا نہ تھا کہ انہیں کافر [illegible] قرار دیا جاتا اور غیر مسلم قرار [illegible] ایک غیر مسلم اقلیت [illegible] قرار دیا جاتا۔ پیچ یہ ہے اس دور میں مسلمانوں کا یہ حال ہے جو مسلمانوں کا [illegible]

آیئے ان مسائل پر نظر ڈالیں جن کی بنا پر قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دیا گیا ہے:۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا وفات پا گئے ہیں؟

(۲) رسول اللہؐ خاتم الانبیاء تھے یا نہیں؟

(۳) وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو رسول مانتے ہیں

(۱) وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا (النساء ۔ ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹)

ترجمہ:۔ اور یہود نے کفر کیا اور کہا کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا ہے حالانکہ نہ تو انہوں نے اس کو قتل کیا نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ معاملہ ان کے لئے مشتبہ کر دیا گیا اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس اس معاملہ کوئی علم نہیں ہے محض گمان ہی کی پیروی ہے۔ انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ زبردست طاقت رکھنے والا ہے اور حکمت والا ہے اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو اس کی (یا اپنی) موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دے گا۔

[illegible] ذیل کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں:

۱۔ یہودیوں نے یہ کہا کہ ہم نے عیسیٰؑ کو قتل کر دیا ہے

۲۔ انہوں نے عیسیٰؑ کو قتل کیا نہ سولی دی بلکہ وہ شبہ میں پڑ گئے۔ قرآن نے شبہ کی وضاحت نہیں کی۔ ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیا شبہ تھا۔

۳۔ اس بارے میں جو لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کے پاس یقینی علم نہیں ہے صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں

۴۔ اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی طرف اٹھا لیا

ان آیات سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ حضرت عیسیٰؑ کو جسمانی حیثیت سے زمین سے اٹھا کر جیسے تھے آسمان پر پہنچا دیا گیا۔ جیسا کہ عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ آیت صرف یہ بتاتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ مسلمانوں نے شاید اسرائیلیات کے اثر سے "خدا کی طرف اٹھائے جانے" کو "آسمان کی طرف اٹھائے جانے" سے تعبیر کیا اور یقین کر لیا کہ قرآن کے بیان کے مطابق حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے [illegible] اور بعض احادیث کے سہارے کہ حضرت عیسیٰؑ کو جیسے تھے آسمان پر منتقل ہونا تسلیم کر لیا یہاں تک کہ معراج میں رسول اللہؐ سے حضرت عیسیٰؑ نے جیسے تھے آسمان پر ملاقات کی اور اب مسلمانوں کا پختہ عقیدہ ہو گیا کہ حضرت عیسیٰؑ قریب قیامت تک جیسے آسمان پر رہیں گے اور قیامت سے پہلے وہ زمین پر اتریں گے۔ اور ساری دنیا کے لوگوں میں اسلام پھیلائیں گے۔

یہ ساری باتیں محض وہم و خیالی ہیں۔ حقیقت صرف اتنی ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اپنی طرف سے مراد "آسمان" سمجھ لیا گیا ہے حالانکہ یہ فرض کر لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر پہنچے اور اللہ نے اپنی طرف یعنی جیسے آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ ظاہر ہے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ آسمان زمین سب اسی کے لئے یکساں ہیں۔

فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ (البقرہ ۲ ـ ۱۱۵)

جدھر بھی نگاہ کرو۔ اُدھر اللہ ہی اللہ ہے

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ (البقرہ ۱۸۶)

اور جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے تو میری شان یہ ہے کہ "میں [illegible] قریب ہی ہوں"

چونکہ خدا ہر جگہ موجود ہے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس کی طرف اٹھایا جانا کسی خاص مقام سے کسی خاص مادی مقام کی طرف نہیں ہو سکتا۔ [illegible]

اُٹھائے جانے کو کسی [illegible] تشبیہ [illegible]
کیا جا سکتا ہے۔ [illegible] کا قریب [illegible]
[illegible] فضائے بسیط اور بسیط کا کوئی تحقق
نہیں ہے۔ ہر ستارہ اور [illegible] ستارہ کے
اعتبار سے پست [illegible]
نہیں ہے کہ آسمان زمین سے اونچا ہے۔ ہندوستان
کا آسمان امریکہ کے لحاظ سے پست ترین مقام
پہ ہے۔ اس لئے ایک کرہ (زمین) سے دوسرے
کرہ (آسمان) کی طرف جانے کو رفع (اُٹھانا)
نہیں کہا جا [illegible]
[illegible] کی طرف کھنچے
[illegible] کی طرف نہیں
[illegible] اُٹھا لیا گیا۔ یہ حالت [illegible]
[illegible] حضرت ادریس کے لئے بھی قرآن نے
[illegible] فرمایا ہے۔
[illegible] (مریم ۵۷)
[illegible]
[illegible] "رفعنا" [illegible]
[illegible] اس لئے [illegible]
رفعہ اللہ الیہ کا مطلب لازماً یہ نہیں
کہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو [illegible]
[illegible]
[illegible] کرتا ہے کہ اللہ ان
کے جسم [illegible] ساتھ کرہ زمین سے اُٹھا
کر آسمان پر لے گیا [illegible]
کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی
اور صرف ان کی روح [illegible]
قرآن کی بنیاد پر [illegible] میں سے کسی ایک
پہلو کی قطعی نفی نہیں کی جا سکتی [illegible] اثبات
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible]
[illegible]
کچھ بھی ہو بہر حال [illegible]
[illegible]
[illegible] (تفہیم القرآن جلد اوّل [illegible])
[illegible] کوئی ایسا امر ہو گا جو
[illegible] عیسیٰ کی موت سے پہلے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مفہوم نہیں سمجھ سکتے ہو کہ
خود قرآن [illegible] مسلمانوں [illegible] متشابہ
آیات [illegible]
(آل عمران - ۷)

[illegible] آباد
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا آیات سے نہ یہ ثابت
ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ طبعی موت مرے اور
نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آسمان پر اُٹھائے گئے
آنحضرتؐ کے وقت سے لے کر اب تک
مسلمانوں کے دو گروہ رہے ہیں۔ ایک جماعت
یہ سمجھتی ہے۔ ان کی طبعی موت ہوئی اور ایک
گروہ کی رائے میں وہ آسمان پر جسم اُٹھائے
گئے۔ ان دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ
کو کبھی کافر نہیں سمجھا گیا۔ اس لئے [illegible]
کہ اس عقیدہ کی بنا پر کہ وہ حضرت عیسیٰ
کی طبعی موت کے قائل ہیں کافر یا غیر مسلم
نہیں کہا جا سکتا۔

(۲) اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ
وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ
فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ
(آل عمران - ۵۵)

ترجمہ: اور جب کہ اللہ نے فرمایا اے
عیسیٰ بے شک میں تجھکو وفات دینے
والا ہوں اور تجھ کو اپنی طرف اُٹھانے والا
ہوں اور تجھ کو ان لوگوں سے پاک کرنے
والا ہوں جو کافر ہیں اور جو لوگ تیری اتباع
کرنے والے ہیں ان کو قیامت کے دن تک
ان لوگوں پر غالب کرنے والا ہوں
جو کفر کرنے والے ہیں۔ پھر تم سب کو ایک
دن میری طرف لوٹ کر آنا ہے [illegible]
میں تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں گا۔

مذکورہ بالا آیت سے صاف ظاہر ہے
کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو پہلے وفات دی
پھر اپنی طرف اُٹھایا یعنی حضرت عیسیٰ کو ان
کے دشمنوں سے نجات دلا کر اللہ نے
انہیں وفات دی اور ان کا مرتبہ بلند فرمایا
اس آیت سے حضرت عیسیٰ کی طبعی
موت بغیر کسی طرح کی تحریف کے ثابت
ہوتی ہے۔ اس سیدھے سادے مفہوم
سے بچنے کے لئے ہمارے مولویوں نے
"متوفیک" کے معنی میں اپنی اپنی مرضی کے
مطابق تبدیلی کی ہے۔ مولوی اشرف علی
صاحب تھانوی نے تو [illegible]
کا اضافہ کیا تا کہ اس آیت سے یہ ثابت
ہو سکے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو وفات
دینے کے بجائے اپنی طرف اُٹھا لیا۔ اس
تنزل سے آیت کے معنی کچھ سے کچھ
ہو گئے ہیں یعنی "اے عیسیٰ میں تجھکو (قیامت
کے زمانہ میں) مارنے والا ہوں اور فی الحال
تجھے اپنی طرف (یعنی آسمان پر) اُٹھانے والا
ہوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
یعنی آیت مذکورہ [illegible]

کی موت کے خیال سے بچنے کے لئے
اس کے معنی میں یہ تبدیلی کی گئی ہے۔ تاہم
مولوی اشرف علی صاحب کا سب سے
بڑا احسان یہ ہے کہ انہوں نے "متوفیک"
کا ترجمہ صحیح کر دیا یعنی "وفات دینے
والا ہوں"۔

دوسرے مترجمین نے وفات عیسیٰ
کے ثبوت سے بچنے کے لئے متوفی کے
معنی بدل دیئے۔ مثلاً شیخ محمد خان صاحب
"[illegible] تمہاری دنیا میں رہنے
[illegible] تم کو اپنی طرف اُٹھا
لوں گا۔" "متوفیک" کا ترجمہ دنیا میں رہنے
کی مدت پوری کر کے کسی طرح صحیح نہیں
ہے۔ ترجمہ میں [illegible] اس لئے کی گئی
ہے کہ [illegible] عیسیٰ کی موت کا ثبوت نہ
ملے۔ لیکن یہ [illegible] ترجمہ کی دیانت کے خلاف
ہے۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے وفات
عیسیٰ کے قرآنی ثبوت سے بچنے کے
لئے اس آیت کے ترجمہ میں کافی قطع و
برید کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔
"اے عیسیٰ! اب میں تجھے واپس لے
لوں گا۔ اور تجھ کو اپنی طرف اُٹھا لوں گا"
اس ترجمہ میں لفظ "اب" غور طلب ہے۔
یہ لفظ قرآن کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں
مولانا نے شاید اس لفظ کا اپنی طرف سے اضافہ
کیا ہے تا کہ پڑھنے والے کے ذہن پر یہ
تاثر پڑے کہ عیسیٰ کو مرے بغیر آسمان کی طرف
اُٹھایا جا رہا ہے۔ موت قیامت کے زمانہ
میں آئے گی۔

مولانا نے "متوفیک" کا ترجمہ "اب میں
تجھے واپس لے لوں گا" کیا ہے گویا اللہ نے
حضرت عیسیٰ کو کوئی دنیا کے پاس "امانت"
کے طور پر رکھا تھا جسے اب وہ واپس
لے رہا ہے یا اس کا بیٹا مہمان کے طور پر
آیا تھا جسے واپس بلایا جا رہا ہے حقیقت
[illegible] سے بچنے کے لئے انسان کتنی دور از کار
باتیں گھڑ لیتا ہے لیکن یہ عذر گناہ بد تر از
گناہ ہے۔ آج تک کسی مترجم نے اس فقرہ
کا ترجمہ "اب میں تجھے واپس لے لوں گا"
نہیں کیا۔ مولانا کو اقرار ہے کہ لغت میں
توفی کے معنی واپس لینے کے نہیں ہیں۔
اس وقت میرے پاس لغت کی دو
کتابیں (۱) مصباح اللغات از مولانا
ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی
(۲) غریب القرآن فی لغات القرآن از
مرزا ابوالفضل [illegible] صاحب
[illegible] "توفی" [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۹۶

اس لغت میں توفی کے معنی "واپس لینے"
کے کہیں نہیں ہیں۔
صاحب غریب القرآن لکھتے ہیں:-
توفی = موت دینا۔ وفات دینا
حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
رُسُلُنَا (انعام ۶ - ۶۱)
(یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو
موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کو
موت دیتے ہیں)
"اذا قبض روحہ" (صحاح)
"ادرکتہ الوفاۃ" (صاحب)
"فکیف اذا توفتہم الملائکۃ" (محمد ۴۷ - ۲۷)
وتوفنا مع الابرار [illegible]
اللہ یتوفی الانفس حین موتہا (زمر ۳۹ - ۴۲)
"فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم"
(مائدہ ۵ - ۱۱۷)
"[illegible] یدل علی ان اللہ سبحانہ
توفاہ [illegible]" فتح البیان
[illegible] کہ یہ آیت اس بات پر دلالت
کرتی ہے کہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کو اُٹھانے
سے پہلے عیسیٰ کو وفات دی
"متوفیک" (متوفی اسم فاعل) وہ جو وفات
دیتا ہے۔ موت دیتا ہے۔
اذ قال اللہ یعیسیٰ انی
متوفیک [illegible]
جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! میں تجھے
مارنے والا ہوں اور اپنی طرف اُٹھانے والا
ہوں۔
یعنی ممیتک (میں تجھے مارنے والا ہوں)
(ابن عباس، بخاری)
[illegible]
[illegible]
[illegible]
(غریب القرآن)
صاحب غریب القرآن نے اس لفظ کے
معنی موت دینے والا لکھا ہے [illegible]
کی ثبوت [illegible] قرآن [illegible] اور بعض
مفسرین [illegible] پر حیرت ہے کہ
[illegible] صریح لغوی اور آیات [illegible] کی موجودگی
میں مولانا نے وفات عیسیٰ کے قرآنی ثبوت
سے بچنے کے لئے دور از کار ترجمہ کا سہارا
لیا۔ اس قسم کے معنوی تحریف کے متعلق
اقبال نے کہا تھا۔
"خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں"
اگر [illegible] قرآن کے
معنی میں ترمیم کرنے [illegible] سے
[illegible]
ترجمہ [illegible]
"[illegible] اے عیسیٰ [illegible]
[illegible] تجھے وفات دینے والا
اور اپنی طرف اُٹھانے والا اور [illegible]

ہو گئے ہے بعد ہوئی ... ذمہ دار ہوں تو کا فریضہ ہے اور ... پر ... تبلیغ کی ... تک قیامت کے دن تک ... بیٹھ ... آیت سے بیہ بات بالکل واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ کو ان کی وفات کے بعد جسمانی طور پر اُٹھایا گیا۔

... اذ قال الله یعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی و امی الٰھین من دون الله ... قال سبحٰنک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلته فقد علمته تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب ۔ ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا الله ربی و ربکم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شیء شھید ۵ (المائدہ ۵ ۱۱۶-۱۱۷)

ترجمہ ... اور قیامت کے دن اللہ کہے گا اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں (مریم) دونوں کو خدا بنالو وہ (عیسیٰ) جواب دیں گے (اس شرک سے) تیری ذات پاک ہے بھلا یہ میری مجال تھی کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہ تھا اگر میں نے ایسی کوئی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور اس کا علم ہوتا۔ میرے دل میں جو کچھ ہے آپ اس سے واقف ہیں لیکن آپ کے دل میں جو کچھ ہے میں اسے نہیں جانتا بے شک آپ غیب کی ساری باتیں جاننے والے ہیں (اے میرے مالک! میں پھر عرض کرتا ہوں کہ) میں نے اُن سے کچھ نہیں کہا سوائے اس کے کہ جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا (وہ) یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا (بھی) رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ جب تک میں اُن میں رہا میں ان کی نگرانی کرتا رہا (کہ یہ لوگ تیری خدائی میں کسی کو شریک نہ کریں لیکن) جب آپ نے مجھے وفات دیدی تو آپ ان پر نگران رہے (اور آپ تو ساری چیزوں پر نگران ہیں)۔

مذکورہ بالا آیت سے حسب ذیل نتائج نکلتے ہیں:۔

(۱) جب تک حضرت عیسیٰ اپنی قوم میں رہے انہوں نے اپنی قوم کو ہر طرح سے شرک سے محفوظ رکھا۔ ان کی زندگی میں ان کی اُمت کا کوئی فرد انہیں یا ان کی والدہ محترمہ کو خدا نہیں کہہ سکتا۔

(۲) ان کی امت نے ان کو اور ان کی والدہ کو خدا اسی وقت کہا جب اللہ نے وفات دیدی۔ جو حضرت عیسیٰ کی اُمت ان کی وفات کے بعد مشرک بنی۔ بتلا ہوئی یا الفاظ دیگر عیسائیوں کے ارتکاب شرک سے پہلے سوائے رفع عیسیٰ کوئی دوسری موت ان پر طاری نہیں ہوئی۔

اگر یہ کہا جائے کہ "توفیتنی" کے معنی "تو نے مجھے وفات دیدی" نہیں ہیں بلکہ اس کا ترجمہ "تو نے مجھے واپس بلا لیا" "تو نے مجھے اُٹھا لیا" ہے تو یہ ... حسب ذیل دلائل کی بنا پر غلط ہے

(۱) توفیتنی باب تفعل سے ہے۔ توفی اس کے معنی کسی لغت میں "واپس بُلانا" یا "اُٹھانا" نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے معنی ہیں "مارنا" یا "وفات دینا"۔ (اس لفظ کی مکمل تشریح آیت نمبر ۲ کے تحت کی جا چکی ہے)

(جب اللہ تعالیٰ فاعل ہو، ذی روح مفعول ہو تو توفی کے معنی سوائے قبض روح کے کوئی نہیں ہوتے۔ – ادارہ)

(۲) قرآن میں متعدد مقامات پر "توفی" "توفت" "توفیتہ" ... ہے کہ دوسرے الفاظ متعلق ہوئے ہیں ... جگہ یہ لفظ "موت دینا" کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ (آیت نمبر ۲ کے تحت اس کی پوری تشریح کی جا چکی ہے) اور تمام مترجمین نے ہر مقام پر "توفی" کے معنی موت دینے کے کئے ہیں حیرت ہوتی ہے کہ جب یہی لفظ توفیتنی عیسیٰ کے لئے مستعمل ہوتا ہے تو اس کی کایا پلٹ کیسے ہو جاتی ہے۔ اور کیوں ہر مترجم اس فکر میں پڑ جاتا ہے کہ اس لفظ کا ترجمہ بدل دیا جائے۔

قرآن مجید میں یہ لفظ موت کے معنی ظاہر کرتا ہے مثلاً

(۱) حتی اذا جاء احدکم الموت توفته رسلنا (س ۶ – ۶۱)

یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آجاتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

(۲) فکیف اذا توفتھم الملٰئکة (س ۴۷ – ۲۷)

سو ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کر رہے ہوں گے۔

(۳) توفنا مع الابرار (س ۳ – ۱۹۳)

اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دے

(۴) فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم (س ۵ – ۱۱۷)

جب آپ نے مجھے موت دی تو آپ نگران رہے۔ فتح البیان میں اس آیت کے تحت لکھا ہے۔ کہ یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ عیسیٰ وفات پا گئے۔

(۵) اذ قال الله یعیسی انی متوفیک ورافعک الیّ (س ۳ – ۵۵)

جب اللہ نے کہا کہ اے عیسیٰ میں تجھے مارنے والا ہوں۔ اور اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں۔ اس آیت میں "متوفیک" لفظ استعمال ہوا ہے۔ ابن عباس اور بخاری دونوں نے اس لفظ کے معنی "ممیتک" استعمال کیا ہے جس کے معنی "موت دینے والا"۔ امام رازی اور صاحب کشاف کی بھی یہی رائے ہے

(۶) فامسکوھن فی البیوت حتیٰ یتوفٰھن الموت (س ۴ – ۱۵)

تو ان (بدکار عورتوں) کو گھر کے اندر رکھو یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ کر دے

بالکل پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ لفظ قرآن ہی میں نہیں بلکہ عربی نثر و نظم کی کسی کتاب میں موت کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں مستعمل نہیں ہوا۔ صرف ہمارے مترجمین نے عیسیٰ کی موت کے قرآنی ثبوت سے بچنے کے لئے اس لفظ کے معنی میں دیدہ دانستہ تحریف کی ہے۔

اگرچہ یہ دعویٰ صحیح ثابت ہو جاتا ہے اور "توفی" "توفت" "یتوفیٰ" "متوفی" وغیرہ کے معنی عربی زبان اور علم وادب کے لحاظ سے "وفات دینا" ثابت ہو جاتے ہیں اور ان الفاظ سے جسم کو روح کے ساتھ اُٹھانا یا "واپس بلانا" ثابت نہیں تو یقین کر لیجئے کہ یہ آیتیں (انی متوفیک ورافعک ...... فلما توفیتنی) حتمی طور پر عیسیٰ کی طبعی موت پر دلالت کرتی ہیں۔

اچھا تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لیجئے کہ "فلما توفیتنی" معنی وہ ہیں جو قرآن کے مترجمین نے کئے ہیں یعنی "جب تو نے مجھے جسم و روح کے ساتھ آسمان پر اُٹھا لیا۔ یا۔ جب تو نے مجھے واپس بُلا لیا تو پوری آیت کا مطلب یہ نکلے گا۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عیسیٰ سے سوال کرے گا کہ اے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو خدا بنالو"؟ عیسیٰ جواب دیں گے کہ میری مجال نہ تھی کہ میں ایسی بات لوگوں سے کہتا میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ لوگو! خدا کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ پھر جب تو نے مجھے جسم و روح کے ساتھ آسمان پر اُٹھا لیا تو تو ان کا نگران رہا اب ان کے شرک کی ذمہ داری مجھ پر نہیں رہی"۔

مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ قیامت سے پہلے آسمان سے زمین پر اُتریں گے اور تمام افراد کو جن میں ان کی امت بھی شامل ہے از سر نو موحد اور مسلمان بنائیں گے (اس کے بعد ان کی بھی) موت مریں گے گویا حضرت عیسیٰ کی آدمی کی زندگی دو حصوں میں تقسیم ہوگی۔

(۱) پہلی زندگی کا زمانہ پیدائش سے آسمان پر اُٹھائے جانے تک ہے۔

(۲) دوسری زندگی آسمان پر سے اُتر نے سے لے کر طبعی موت تک ہے۔

اگر یہ مان لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ کی پہلی زندگی کے بعد ان کی امت مشرک ہوگئی لیکن آپ نے اپنی دوسری زندگی میں اپنی اُمت کو ... نہیں ... پھر ساری دنیا کو ... حضرت عیسیٰ کی پہلی زندگی کے بعد قوم کی گمراہی کے متعلق حضرت عیسیٰ سے باز پرس کی کیونکہ جب کہ انہوں نے اپنی دوسری زندگی میں قوم کی گمراہی کو دور نہیں کیا بلکہ ساری دنیا کو مسلمان بنا دیا عقل کا تقاضہ تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے کارناموں کے ... اور انہیں کو بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا ... مگر اُن سے پہلی زندگی کے متعلق باز پرس ہوئی اور دوسری زندگی کے کارناموں تک کا تذکرہ تک نہ کیا گیا۔ اور اگر خدا نے اس کا تذکرہ نہیں کیا تو حضرت عیسیٰ نے ہی جواب میں ... کیوں کہا کہ میری قوم ... یہ کیوں نہیں کہا کہ میں نے اپنی دوسری زندگی میں اُن کی اصلاح کر دی اور سب کو مسلمان بنا لیا۔

حضرت عیسیٰ نے اپنے جواب میں یہ کیوں کہا کہ "اگر آپ انہیں عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور آپ انہیں معاف کر دیں تو آپ عزت والے اور حکمت والے ہیں"۔ جبکہ پوری قوم مسلمان ہو چکی تھی تو زیادہ سے زیادہ حضرت عیسیٰ یہ کہہ سکتے تھے کہ میری دوسری زندگی سے پہلے جن لوگوں نے شرک کیا وہ عذاب کے مستحق ہیں سب کے لئے یہ کہنا کہ آپ انہیں عذاب دیں تو نامناسب ہے کیونکہ بعد کے تمام لوگ مسلمان ہو چکے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی طبعی موت سے بچ کر ان کا آسمان پر جسم کے ساتھ اُٹھایا جانا اور پھر دنیا میں واپس آنا خواب و خیال کی باتیں ہیں۔

ایک اہم نکتہ

قرآن کا یہ دعویٰ ہے کہ اس کی حفاظت اور اس کے معانی کی وضاحت خدا نے ذمہ لی ہے یعنی قرآن کے ہر لفظ اور ہر فقرے کی تشریح خود قرآن میں موجود ہے لہٰذا ختلاف معانی کی شکل میں ہمیں قرآن ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اگر ہم صدق دل سے تلاش کریں تو ہمیں ایک ایک لفظ کی تشریح خود قرآن میں کہیں نہ کہیں ضرور مل جائے گی۔

لَا تحرك به لسانك لتعجل به ٥ ان علينا جمعه وقرآنه ٥ فاذا قرانه فاتبع قرانه ٥ ثم ان علينا بيانه ٥ (القيمة ۔ ۱۶-۱۹)

ترجمہ (اے پیغمبر) وحی الٰہی کو جلد جلد یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو اس (قرآن) کو جمع کرنا (یعنی کتابی شکل میں محفوظ رکھنا) اور اس کا (اقوام عالم) کو پڑھانا ہمارے ذمہ ہے لہٰذا جب ہم اسے جبریلؑ کی زبانی پڑھ رہے ہوں تو (تم اس کو سنتے رہو اور) اسی طرح پڑھو جس طرح ہمارا فرشتہ پڑھے) پھر اس کے (معانی) کی وضاحت بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔

اس آیت کے آخری فقرے کا مطلب یہ ہے کہ آیات الٰہی کی تشریح خود خدا نے اپنے ذمہ لی ہے یعنی آیات متشابہات کے علاوہ کوئی مختلف فیہ آیت ایسی نہیں ہے جس کی وضاحت کسی دوسری آیت یا آیتوں سے نہ ہو رہی ہو۔ اسی لئے قرآن میں ایک مضمون کی آیتیں بار بار الفاظ اور انداز بیان بدل بدل کر آتی رہتی ہیں تاکہ معانی کی وضاحت ہو جائے۔ ملاحظہ ہو۔

ولقد صرفنا فی هذا القرآن ليذكروا وما يزيدهم الا نفورا
(   )

ترجمہ اور دیکھو ہم نے اس قرآن میں طرح طرح کے طریقوں سے (مطالب حق) بیان کئے تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں (لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوا) ہوا تو یہ ہوا کہ (سچائی سے) ان کی نفرت اور بڑھ گئی۔"

اس آیت (القیمۃ ۱۶-۱۹) سے یہ مطلب نکالنا کہ اللہ نے ہر آیت کا مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "وحی خفی" کے ذریعہ سمجھایا تھا۔ مہمل اور لغو ہے کوئی صاحب عقل اس بچہ تاویل کو نہیں مان سکتا کہ وہ قرآن جو سارے جہان والوں کے سمجھنے کے لئے آسان بنایا گیا تھا اُسے خود رسول اللہ نہ سمجھیں اور انہیں سمجھانے کیلئے اللہ تعالیٰ ایک چھپی ہوئی وحی کا انتظام فرمائے۔ کیا رسول اللہ خدانخواستہ اتنے کند ذہن تھے کہ اپنے سہل قرآن کی روشنی اور کھلی ہوئی آیتوں کو بغیر وحی خفی کے نہیں سمجھ سکتے تھے؟ جس کے متعلق قرآن بار بار کہتا ہے

ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر ٥ (القمر) یہ آیت سورۂ قمر میں چار مرتبہ آتی ہے یعنی اللہ نے انتہائی تاکید سے کہا ہے کہ بے شک ہم نے اس قرآن کو سہل بنایا ہے تاکہ لوگ اسے سمجھیں ایک دوسری آیت میں اس مضمون کو یوں ظاہر کیا ہے۔

فانما يسرناه بلسانك لعلهم يتذكرون ٥ (الدخان ۔ ۵۸)

ترجمہ:۔ ہم نے تمہاری زبان (عربی) میں قرآن اس لئے تو آسان بنایا تاکہ (عرب کے) لوگ اسے سمجھیں۔

پھر اس قرآن کو سمجھانے کے لئے "وحی خفی" چھپی ہوئی وحی کی کیا ضرورت تھی کیا قرآن "راز" تھا۔ جسے چھپ کر صرف رسول اللہ کو بتلایا تھا کیا یہ چھپی ہوئی وحی اس لئے تھی کہ اس کے ذریعہ حضرت علی اور ائمہ معصومین کی ولایت اور امامت کو چھپا کر بتلایا جائے؟ کیا یہ چھپی ہوئی وحی احادیث کا وہ ضخیم دفتر تو نہیں ہے جس کے ہزار حدیثوں میں مشکل سے ایک صحیح ہے؟ ان احادیث کو وحی خفی کہنا خدا پر بہتان باندھنا اور اس کی توہین کرنا ہے۔ ان موضوعات اور گڑھی ہوئی حدیثوں کو خدا کی طرف منسوب کرنا بڑے جگر گردے کا کام ہے۔ حضرت عمرؓ نے ان احادیث کو جنہیں وحی خفی کا درجہ دیا جا رہا ہے اپنے حکم سے جلوا دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ کسی کے پاس قرآن کے علاوہ کوئی لکھی ہوئی نہ رہے جب رسول اللہؐ نے اپنے مرض الموت میں کاغذ طلب کیا تاکہ مسلمانوں کو کچھ وصیت کے طور پر لکھوا دیں تو عمرؓ نے صاف لفظوں میں کہا تھا حسبنا کتاب اللّٰہ "ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے۔

حضرت عمر کے زمانے میں جھوٹی حدیثیں مشکل سے ہوتی ہوں گی۔ پھر بھی آپ نے مدینہ کے لوگوں کے پاس جتنی حدیثیں لکھی ہوئی تھیں سب کو جلا دیا۔ اور آج جبکہ ۹۹ فی صد حدیثیں غلط ہیں انہیں وحی خفی کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (جماعت احمدیہ کے نزدیک احادیث نبویؐ بھی بڑی عظمتوں کی حامل ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر کوئی حدیث کسی قرآنی آیت کے خلاف جا رہی ہو تو قرآنی آیات کی روشنی میں اس کی تاویل کرنا ہوگی اور اگر تاویل کی گنجائش بھی نہ ہو تو ایسی حدیث کو ترک کر کے قرآن کریم کی آیت کو مقدم رکھا جائیگا۔ ادارہ)

قرآن آفاقی اور ابدی صحیفہ ہے اس کی تشریح خدا نے اپنے ذمہ لی ہے یہ ذمہ داری اصدق الصادقین خدا کی طرف سے ہے یہ ذمہ داری جھوٹی اور موضوع حدیثوں سے ہرگز پوری نہیں ہوتی

یہ ذمہ داری صرف اس طرح پوری ہو سکتی ہے کہ قرآن کی ہر آیت کی وضاحت خود قرآن کی کسی دوسری آیت سے ہو اس طرح قرآن کی تشریح بھی ابدی اور آفاقی ہے۔ خلاصہ یہ کہ قرآن کے معانی کی وضاحت خود قرآن ہی سے ہو جاتی ہے اس لئے آیت زیر بحث "یا توفی" نہ "توفیت" ۔ متوفیک" وغیرہ کے معانی کی وضاحت بھی قرآن ہی سے کی جاتی چاہیئے (وضاحت آیت نمبر ۱-۲-۳ کے تحت کی جا چکی ہے)

۴۔ والسلام علیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً (مریم رکوع ۲)

حضرت عیسیٰ نے اپنی پیدائش کے بعد فرمایا تھا "اور مجھ پر سلامتی ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں دوبارہ زندگی اٹھایا جاؤنگا۔"

اس آیت میں حضرت عیسیٰ نے یہی مذکورہ بالا تین سلامتیوں کا ذکر کیا ہے اور آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر نہیں کیا حالانکہ علماء کے عقیدہ کے مطابق جس وقت ان کو یہودیوں کے ظلم سے بچا کر آسمان پر اٹھایا گیا ان کے لئے سب سے بڑی سلامتی کا دن تھا حضرت عیسیٰ نے اس چوتھی اور سب سے بڑی سلامتی کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ ظاہر ہے اس طرح کی سلامتی کا کوئی موقع پیش ہی نہیں آیا اس لئے آپ نے پیدائش موت اور دوبارہ زندہ کئے جانے کی سلامتی کا ذکر کیا۔ اور چونکہ آپ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے اس لئے آپ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

۵۔ وَمَا محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابكم ومن ينقلب علی عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين ٥
(س ۳۔ آل عمران ۱۴۴)

ترجمہ:۔ اور محمد تو صرف ایک رسول ہیں (کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو موت سے بالا تر ہو) ان سے پہلے تمام رسول گذر چکے ہیں (یعنی سب رسول مر چکے ہیں) تو اگر وہ بھی مر جائیں تو یا قتل کر دئے جائیں تو کیا (اس خیال سے کہ وہ کیوں مرے) تم (اسلام سے) پھر جاؤ گے اور (یاد رکھو ان کی موت کے وقت جو شخص اپنے مذہب سے پھرے گا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا اور جو شخص ان کی موت کے وقت خدا کا شکر گذار بندہ رہے گا۔ اور اسلام پر قائم رہے گا۔ وہ اللہ کے یہاں جزائے خیر پائے گا) اور عنقریب اللہ شکر گذار بندوں کو (اچھا) بدلہ دے گا"

مذکورہ بالا آیت ظاہر کرتی ہے کہ رسول اللہ سے پہلے تمام پیغمبر مر چکے ہیں اس لئے ماننا پڑے گا کہ حضرت عیسیٰ بھی مر چکے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی آنحضرت سے پہلے پیغمبر ہیں۔ "الرسول" میں الف لام استغراق کا ہے (جو سارے افراد کو شامل کر لیتا ہے) اس لئے "قد خلت من قبله الرسل" کے معنی ہوئے "اس سے پہلے تمام رسول مر چکے ہیں"۔

قرآن کے مترجمین نے حضرت عیسیٰ کی طبعی موت سے بچنے کے لئے الرسل سے بعض رسول کو مراد لیا ہے جو اصول قواعد کے خلاف ہے۔ قرآن میں اکثر مقامات پر "الرسل" مستعمل ہوا ہے اور ہر جگہ اس سے تمام رسول مراد ہیں مثلاً (یا ایها الرسل کلوا من الطيبات واعملوا صالحا انی بما تعملون عليم ٥ (المومنون ۔ ۵۲-۵۱)

ترجمہ:۔ ہم نے تمام رسولوں ... اے پیغمبرو! ... پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو اس آیت میں بھی "الف لام" استغراق کا ہے مطلب نہیں ہے کہ یہ حکم بعض رسولوں کو دیا گیا ہو۔ بلکہ اس کے ذریعہ تمام پیغمبروں کو مخاطب فرمایا گیا ہے ایسا نہیں ہے کہ بعض پیغمبروں کو پاک چیزیں کھانے اور نیک کام کرنے کا حکم دیا گیا ہو اور بعض اس حکم سے مستثنیٰ ہوں۔

یا ایها الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم (یونس ۔ ۵۷)

اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت (کتاب) آچکی ہے" اس آیت میں الناس میں "الف ۔ لام" استغراق کا ہے یعنی نصیحت کی کتاب تمام لوگوں تک پاس آئی ہے

یا ایها الناس كلوا مما فی الارض حلالا طيبا۔ (   )

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ۔ اس آیت میں الناس میں الف لام استغراق کا ہے یعنی یہ حکم تمام لوگوں کے نام ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ الف لام ہمیشہ استغراق کے لئے آتا ہے اس سے بعض کے معنی کبھی لئے جا سکتے ہیں مثلاً وقتلهم الانبياء اور یہودیوں کے (بعض) انبیاء کے قتل کی وجہ سے میرا مطلب یہ ہے کہ آیت زیر بحث میں "الف لام" استغراق کا ہے اس صورت میں آیت کا خلاصہ یہ ہوگا کہ جب سب پیغمبر مر گئے تو محمد کے مرنے پر کیوں تعجب ہو؟

ہمارے مترجمین کے ترجمہ کے مطابق آیت کا خلاصہ یہ ہوگا کہ جب بعض پیغمبر مر گئے تو محمدؐ کے مرنے پر تعجب کیوں ہو؟۔ ظاہر ہے کہ ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ جب بعض پیغمبر نہیں مرے تو محمد جو سب سے بڑے پیغمبر ہیں کیوں مریں؟۔ جب عیسیٰ زندہ ہیں تو محمد کیوں مریں؟۔

اگر "الف لام" کو استغراق کا نہ مانا جائے گا تو کلام کا زور ختم ہو جائے گا۔ اور دلیل کمزور پڑ جائے گی۔ اس بحث کا مطلب مولویانہ مناظرہ اور مباحثہ نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں میں وسعت نظر اور انصاف پسندی کا جذبہ پیدا ہو تاکہ وہ اختلاف ...

شعور [illegible] نہ برداشت کر سکیں اور تعصب اور تنگ نظری کی بنا پر مولویوں اور پیروں کے بھڑکانے سے ذرا ذرا سی بات پر دوسروں پر کفر کا فتویٰ صادر کر دیا کریں۔ حوصلہ، ضبط و تحمل اور برداشت انسان کی بہترین صفات ہیں۔ ان کو اختیار کرنا چاہیے۔ ہر انسان کو قرآن نے حق دیا ہے کہ وہ جو چاہے عقیدہ رکھے (البقرہ ۲۵۶) ترجمہ دین کے معاملہ میں کسی طرح کا جبر نہیں ہے۔

لکم دینکم ولی دین۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔ پھر دین کے معاملہ میں جھگڑا کیسا؟ جو شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے اسے مسلمان قبول کیجیے۔ اصل حقیقت تو اللہ ہی کو معلوم ہے کہ کون غیر مسلم ہے۔ وہ قیامت کے دن فیصلہ فرمادیگا۔ اور ظاہر کردے گا کہ کون "مسلمان" اور کون "نامسلمان" ہے۔ اور آپ اپنی طرف سے کسی کو کافر کیوں کہیں جبکہ وہ خود اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے یاد رکھئے جو شخص لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہے وہ مسلمان ہے۔

خاتم النبیین کی تشریح

۲۔ قادیانیوں پر دوسرا اعتراض یہ ہے کہ وہ رسول اللہؐ کو آخری نبی نہیں مانتے۔ اور جو شخص رسول اللہؐ کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر اور غیر مسلم ہے۔ آپ پہلے دیکھیں قرآن نے اس کے متعلق کیا کہا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین (۳۳ - ۴)

ترجمہ:۔ (لوگ محمدؐ کو زید کا باپ کہتے ہیں حالانکہ) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے بلکہ وہ اللہ کا رسول تمام نبیوں کی مہر ہے۔"

اس آیت میں "خاتم" "بفتح" "ت" مستعمل ہوا ہے۔ خاتم کا مادہ "ختم" ہے عربی میں اس لفظ کے معنی مہر لگانے کے ہیں مثلاً ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم (البقرہ ع۱)

ترجمہ:۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی خاتم کے معنی ہیں مہر جس سے مہر لگائی جائے یا جس سے تصدیق کی جائے مصدق تصدیق کرنے والا (غریب القرآن صفحہ ۹۲)

اکثر مترجمین قرآن نے اس لفظ کا ترجمہ ختم کرنے والا کیا ہے یہ ترجمہ بالکل غلط اور گمراہ کن ہے۔ چونکہ اردو زبان میں عام طور پر خاتم النبیین کا ترجمہ نبیوں کو ختم کرنے والا کیا جاتا ہے اس لئے خاتم کے معنی عام طور پر ختم کرنے والا سمجھے جاتے ہیں لیکن عربی زبان میں ختم کے معنی [illegible] نہیں ہیں۔

یہ لفظ عربی زبان میں کبھی ختم کرنے کے معنی میں مستعمل نہیں ہوا۔ خاتم بفتح "ت" کے معنی ہیں مہر یا مصدق یہ لفظ خاتم نہیں ہے۔ آپ کسی قرآن میں دیکھ لیں "ت" کو زبر پڑھا گیا ہے۔ اور اگر زیر ہو تو تب بھی یہ لفظ ختم کا اسم فاعل ہے گا یعنی مہر لگانے والا۔ حیرت ہے کہ مسلمان نے کس بیباکی اور دلیری کے ساتھ اس لفظ کا ترجمہ ختم کرنے والا کر دیا۔ گویا مترجم خدا کے سامنے جوابدہ نہیں ہے اپنی مرضی سے جس لفظ کے معنی چاہے بدل دے کسی کو احساس نہیں کہ وہ اس طرح خدا کی کتاب میں معنوی تحریف کر رہا ہے جس کے سامنے اس کو ایک روز حاضر ہونا ہے۔ میں کانپ اٹھتا ہوں۔ جب یہ احساس ہوتا ہے کہ تقریباً تمام مترجمین نے اس لفظ خاتم کا ترجمہ ختم کرنے والا کیا ہے۔ کیا کوئی مولوی عربی کی کسی لغت میں یا عرب کے کسی شاعر کے کلام میں خاتم کے معنی ختم کرنے والا دکھا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

پھر تمام مترجمین کو کہاں سے [illegible] ہو گیا کہ وہ خاتم النبیین کا ترجمہ نبیوں کا ختم کرنے والا کریں؟ [illegible] یہ ترجمہ بالکل غلط ہے۔ خاتم اسم فاعل نہیں ہے پھر اس کا ترجمہ ختم کرنے والا کہاں سے ہو گیا؟

مفروضہ ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مترجمین نے اس لفظ کو اسم فاعل سمجھ کر رکھا ہے اگر یہ لفظ اسم فاعل ہوتا تو خاتم "ت" کو زیر ہوتا۔ زبر نہ ہوتا۔ جب یہ طے ہے کہ لفظ خاتم اسم فاعل نہیں ہے تو اس کا ترجمہ ختم کرنے والا کیسے کر دیا گیا؟ ع

خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اگرچہ عام مسلمان نہیں مانتے لیکن بعض مفسرین نے اس لفظ کو "خاتِم" (ت کو زیر کے ساتھ) پڑھا ہے۔ اس صورت میں یہ لفظ اسم فاعل ہے لیکن اس کا ترجمہ ختم کرنے والا نہ ہوگا بلکہ مہر کرنے والا ہوگا۔

چونکہ تمام دنیا کے مسلمان اس لفظ کو خاتم ت کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں اس لئے قرآن میں خاتم زبر کے ساتھ لکھا جاتا ہے جس کے معنی مہر کے ہیں۔ لہٰذا خاتم النبیین کا ترجمہ نبیوں کی مہر ہے نبیوں کو ختم کرنے والا ہرگز نہیں ہے۔ کسی مترجم کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ اپنی مرضی سے قرآن کے ترجمہ میں کسی قسم کی تحریف کرے۔

اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "نبیوں کی مہر" سے کیا مطلب ہے۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر کی [illegible] ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نبیوں کی مہر ہیں۔ یعنی آپ نے نبوت پر مہر لگادی اب کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔ تمام مسلمان اس فقرہ کا یہی مطلب سمجھتے ہیں لیکن بعض مفسرین نے خاتم کے معنی مصدق تصدیق کرنے والا لیا ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے مصدق ہیں اور تمام انبیاء کے برحق ہونے کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے مصدقا لما معھم یعنی آپ نبیوں کے صحیفوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔

مرزا ابوالفضل نے "درّ منثور" کے حوالہ میں حضرت عائشہؓ کا قول نقل کیا ہے "قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ اے لوگو! تم کہو کہ (رسول) خاتم الانبیاء ہیں لیکن یہ نہ کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا (غریب القرآن)

صاحب مجمع البحرین نے خاتم کے معنی زینت [illegible] لکھے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ "خاتم النبیین" کا ترجمہ نبیوں کی مہر ہے۔ تصدیق کرنے والا یا ختم کرنے والا نہیں ہے بلکہ وہ مفہوم ہے جو لوگ [illegible] "مہر" سے لیا ہے۔ ایسی صورت میں یہ کہنا کہ جو شخص ختم نبوت کا عقیدہ نہ رکھے گا وہ کافر یا غیر مسلم ہے کہاں تک صحیح ہے؟ میں نے قادیانیوں کی بعض کتابیں دیکھی ہیں وہ ختم نبوت سے انکار نہیں کرتے بلکہ وہ صاف لفظوں میں اقرار کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ پر تشریعی نبوت ختم ہوگئی ان کا مطلب یہ ہے کہ شریعت لانے والے پیغمبروں میں رسول اللہؐ آخری پیغمبر ہیں اب کوئی نبی نئی شریعت لے کر دنیا میں نہیں آئے گا۔ شریعت کے ساتھ پیغمبری ختم ہوگئی ساتھ ہی ساتھ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں غیر تشریعی یعنی چھوٹے چھوٹے نبی ہوتے رہیں گے۔ وہ ایک حدیث بھی پیش کرتے ہیں "علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل" آنحضرتؐ نے فرمایا میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے۔"

گویا وہ ایک حیثیت سے رسول اللہؐ کو آخری نبی مانتے ہیں یعنی اب رسول اللہؐ کے بعد کوئی نبی نئی شریعت یا دین اور نیا قرآن نہ لائے گا۔ قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے ہاں رسول اللہؐ کی امت میں چھوٹے چھوٹے نبی ہوتے رہیں گے جو مسلمانوں کی اصلاح کرتے رہیں گے اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ قادیانی حضرات سرے سے "ختم نبوت" کے منکر ہیں بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ شریعت لانے والے پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں۔ اب قیامت تک کوئی پیغمبر نئی شریعت نہ لائیگا

لہٰذا یہ کہنا کہ قادیانی رسول اللہؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتے غلط ہے۔ (فریقین میں ختم نبوت پر اختلاف نہیں ہے غیر احمدی علماء حضرت عیسیٰ نبی اللہ اسرائیلی کی آمد کے قائل ہیں جماعت احمدیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو امتی نبی یقین کرتی ہے یہ محض تعیین شخصیت کا اختلاف ہے جو مسئلہ حیات و وفات مسیح سے حل ہو جاتا ہے)

(ادارہ)

[illegible] کافر وہ ہے جو خدا کو نہ مانے اس کی کتاب کو نہ مانے اس کے رسولوں کو نہ مانے اور اس کے فرشتوں اور قیامت کو نہ مانے۔ جو غیب پر ایمان نہ رکھے جو دوزخ اور جنت سے انکار کرے۔ قادیانیوں کا ان سب باتوں پر ایمان ہے۔

آج تقریباً نوّے فی صد مسلمان قبر پرستی اور تعزیہ پرستی پیر پرستی اور دوسری قسم کے مشرکانہ اعمال و رسوم میں گرفتار ہیں۔ کیا ان سب مسلمانوں کو کافر کہا جاتا ہے؟ کیا شرک سے بڑا بھی کوئی گناہ ہے۔

مندرجہ ذیل عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کے متعلق قادیانیوں کو کافر کہنے والے علماء کا کیا فتویٰ ہے:

(۱) جو مستوی عرش تھا ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر
(ذکی جویری)

نام احمد [illegible] سر پا میم احمد [illegible]

نصب پر ہو مسلمی [illegible] عزو جل
میم احمد جو نظر آئے اگر حرف علیٰ

روز محشر ہوں [illegible] میری آنکھیں [illegible]
(محسن کاکوروی)

[illegible] پیر ابن یوسف
محمدؐ کو جبینجا حق نے سایہ رکھ لیا ڈر کا

[illegible] سر وحدت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

آپ کہیں گے کہ یہ تو شاعروں کی بڑ ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے اکثر مسلمان یقین کرتے ہیں کہ خواجہ اجمیریؒ قبر میں زندہ ہیں مرادیں مانگنے والوں کی پکار سنتے ہیں اور ان کی مرادیں برلاتے ہیں کیا قرآن کے نزدیک یہ کھلا ہوا شرک نہیں ہے؟ تو پھر کیا آپ تمام مسلمانوں کو مشرک کہنے کو تیار ہیں؟ مجھے یقین ہے کہ آپ کا جواب نفی میں ہوگا۔ اور ہونا بھی یہی چاہئے سیدھی سی بات ہے کہ جو شخص اپنے کو مسلمان کہے اسے آپ بھی مسلمان کہیں اسے کافر یا غیر مسلم نہ کہئے دلوں کے حال سے اللہ واقف ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی مرحوم خود رسول اللہؐ کو خاتم الانبیاء مانتے تھے ان کا حسب ذیل شعر ملاحظہ ہو:۔

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم بر پیغمبرے

ترجمہ:۔ جس کے پاک نفس پر ہر کمال ختم ہوگیا اور لازم طور پر پیغمبری کے دور کا خاتمہ ہوگیا۔

(ماخوذ از "شان رسول عربی")

مسلمانو! خوب یاد رکھو جو اپنے کو مسلمان کہے اسے مسلمان سمجھو کسی کو کافر نہ کہو۔ عقیدت کی بنیاد خدا اور اس کے بندوں کی محبت پر ہونی چاہیئے جس [illegible]

منقولات

قرآن حکیم یا قرآن ضخیم

بمبئی کے ہفتہ وار بلٹز (BLITZ) میں ہجرہ مسعود کے نامور عالم دین مولانا ابوالاسرار رمزی اثاری ایک بیان میں فرماتے ہیں۔ ـــــ پاکستان میں چالیس ٹن وزنی سنہری قرآن مجید تقریباً بیس لاکھ روپے کی لاگت سے تیار کیا جا رہا ہے جس میں مصوری اور خطاطی کے نادر نمونے موجود ہوں گے۔ کسی چیز کی عقیدت کیسے کیسے کارناموں کی محرک بن جاتی ہے۔ دنیا کو اس سے زیادہ کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ خانہ کعبہ کی زیارت کے ساتھ ساتھ اسکی بھی زیارت ہی کرے گی۔ لیکن یہ قرآن مجید کی خدمت نہیں بلکہ آرٹ کی خدمت ہوگی۔

قرآن مجید اپنے تدبر اور دلائل میں لاثانی ہے۔ وہ تدبر اور غور کرنے کے لائق ہے۔ بڑی برکت والی کتاب ہے۔ اسکی خدمت یہ ہے کہ اسکو کم از کم بیس زبانوں میں منتقل کیا جائے۔ اور اس کے نسخے مفت تقسیم کئے جائیں یا دنیا کی لائبریریوں میں اُن کو بھیجا جائے تاکہ بندگان خدا قانونِ خداوندی اور مشیتِ الٰہی سے واقف ہوں۔ ...... احمدیہ فرقہ کے لوگ اسی میدان میں بہت آگے نظر آتے ہیں۔ جنہوں نے تقریباً سولہ سترہ زبانوں میں قرآن کا ترجمہ کرنے میں پہل کی۔

جب قوم کے پاس کوئی ٹھوس پروگرام نہیں ہوتا تو وہ اپنی نمائش گاہ کی طرف رُخ کرتی ہے۔ اور قرآن حکیم کی جگہ "قرآن ضخیم" کو اہمیت دیتی ہے۔" (ہفتہ وار بلٹز (بمبئی) ۱۵ر اگست)

جزائر انڈیمان میں دو ہفتے بقیہ صفحہ (۷)

حضور اقدسؒ کی وفات کی خبر :- یہ خطہ زمین دنیا میں ایک الگ تھلگ مقام کی حیثیت رکھتا ہے یہاں پر ہفتہ میں صرف دو دفعہ کلکتہ کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز رابطہ ہوتا ہے۔ اُسی وقت ہی ڈاک یہاں پہنچتی ہے۔ شدید اور موسلا دھار بارش کی وجہ سے ریڈیو کی نشریات میں بھی ہمیشہ خلل ہوتا رہتا ہے اس وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات کی خبر ۱۰ر جون کو ہی ہمیں مل سکی تھی یہ ایک ایسا اچانک صدمہ عظیم تھا جس کے لئے ذہن بالکل تیار نہیں تھا۔ وفات کی تفصیل اور نئی خلافت کے انتخاب کی خبر نہ ملنے کی وجہ سے ناقابل برداشت پریشانی اور بے چینی لاحق ہو رہی تھی۔ قادیان سے ۱۸ر جون کو اس سلسلہ میں برقی پیغام ملنے تک ہر لمحہ اور ہر لحظہ مرغ بسمل کی طرح تڑپتا رہا ہر گھڑی یہی وہ روح پرور نظارہ سامنے آتا رہا جب کہ اس ناچیز کو ماہ اکتوبر ۸۱ء میں بھی حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہونے کی توفیق ملی تھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور اقدس کے درجات کو بلند فرمائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی صحت و تندرستی والی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے اور حضور کا مبارک سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر رکھے آمین۔ خاکسار اپنے مفوضہ فرائض اور دیگر تربیتی امور کی سرانجام دہی کے بعد مورخہ ۱۷ر جون کی شام کو انڈیمان سے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہو کر ۲۱ر جون کی شام اور ۲۲ر کی صبح مدراس پہنچا۔ ایک روز دوران سفر شام کے وقت جہاز کے عرشہ پر خاکسار بیٹھا ہوا تھا تو وہاں ایک ریٹائرڈ افسر فوجی اور دو ایک انجینئرنگ کالج کے طلباء سے تعارف ہوا۔ دوران گفتگو اُس سکھ بزرگ نے کہا کہ آپ محمد صاحب کی کوئی کہانی سنائیں۔ گویا کہ یہ فرمائش میرے لئے ایک روحانی غذا تھی۔ میں نے سیدنا حضرت محمد صلعم کی پیدائش سے لیکر وفات تک کی سیرت و سوانح بیان کرتے ہوئے بعض روح پرور چیدہ چیدہ واقعات سنائے اس ضمن میں اسلام اور بانی اسلام صلعم پر کئے جانے والے بعض اعتراضات کا جواب دیا اُس وقت کئی افراد ہمارے چاروں طرف جمع ہوئے تھے ایک اچھا سماں بندھا ہوا تھا۔ بعض افراد کے شبہات کا بھی ازالہ کرتا رہا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دُنیا کے اس کنارے پر بھی احمدیت کا بول بالا ہو۔ اور عالمگیر غلبہ اسلام کی آغوش میں اس جزیرہ کو بھی جگہ عطا فرمائے آمین۔

درخواست ہائے دعا

● ـــ مکرم عبدالحمید صاحب ابن حافظ سخاوت علی صاحب دل کے عارضہ سے سخت علیل ہیں امرتسر کے ہسپتال میں داخل ہیں پہلے سے افاقہ ہے صحت کاملہ کے لئے ● ـــ مکرم مولوی عبدالحق صاحب کی بڑی بیٹی امۃ العزیز صاحبہ کے متعلق جمشید پور سے اطلاع ملی ہے کہ سخت علیل ہیں صحت کاملہ کے لئے ● ـــ مکرم طاہر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نونہی کی اپنی دینی و دنیاوی ترقیات اور سرور ابن محترم سید محمد سرور شاہ صاحب حال مقیم جرمنی کے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے۔

● ـــ مکرم امان اللہ خان صاحب چک امیر چھپر اپنی والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی اور اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے ● ـــ مکرم ناصر احمد خان صاحب چک امیر چھپر اپنی ٹانگوں میں سخت تکلیف کے باعث لکھنؤ ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

فہرست نمبر ۲

فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز میں بھجوانے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے ماہ رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز قادیان بھجوائیں جو نظارت مقامی کے انتظام کے تحت مستحقین میں تقسیم کر دی گئیں بغرض دُعا ان کے نام شائع کئے جا رہے ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ دُعا فرمادیں اللہ تعالیٰ انہیں رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال احمدیہ قادیان

نمبر	نام	
۷۴	مکرم رحمت شعلہ صاحبہ	لندن
۷۵	مکرم نثار احمد صاحب بٹ	״
۷۶	مکرمہ امۃ المجیب شاہ صاحبہ	״
۷۷	״ منورہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللہ صاحب	جرمنی
۷۸	״ سیدہ مریم حنا صاحبہ اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کی	
۷۹	مکرمہ [illegible] تبسم صاحبہ ... فورڈ	
۸۰	״ امۃ الحفیظ صاحبہ میر	
۸۱	مکرم محمد اشرف صاحب گلاسگو	
۸۲	״ نادر نعیم انصاری صاحب	نیوآرک
۸۳	مکرمہ ریحانہ ناز انصاری صاحبہ	״
۸۴	״ فہمیدہ حق صاحبہ	آسٹریلیا
۸۵	״ خورشید قریشی صاحبہ	جلنگھم
۸۶	״ مشتاق صاحبہ	״
۸۷	״ بلقیس شاہ صاحبہ	״
۸۸	״ شہزادہ مرزا صاحبہ	״
۸۹	مکرم محمود شاہ صاحب	״
۹۰	״ فرید احمد صاحب	״
۹۱	״ ولید احمد صاحب	״
۹۲	مکرمہ عتیقہ فرید صاحبہ	״
۹۳	״ امۃ الواسع صاحبہ	״
۹۴	مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب	لندن
۹۵	مکرمہ نسیم فرحت صاحبہ	کینیڈا
۹۶	״ اہلیہ شیخ عبدالحق صاحب	سرینام
۹۷	مکرم عبدالستار علی خان صاحب	״
۹۸	مکرمہ والدہ رستم محمد صاحبہ	״
۹۹	״ انور شاہد صاحبہ	״
۱۰۰	مکرم عبدالغفور جمن بخش صاحب	״
۱۰۱	״ رستم محمود صاحب	״
۱۰۲	مکرمہ اکبری اسماعیل صاحبہ	لندن
۱۰۳	״ منیرہ چوہدری صاحبہ	انگلینڈ
۱۰۴	مکرم سلیم ملک صاحب	״
۱۰۵	مکرمہ منیر جان صاحبہ	نیویارک

نمبر	نام	
۱۰۶	مکرمہ مسرت جلیل صاحبہ	نیروبی
۱۰۷	״ والدہ صاحبہ سیٹھ بشیر صاحب بانی	کلکتہ
۱۰۸	مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی	״
۱۰۹	״ ״ نصیر احمد صاحب ״	״
۱۱۰	״ محمد خواجہ غوری صاحب	یادگیر
۱۱۱	مکرمہ سعیدہ حبیب صاحبہ	سکندرآباد
۱۱۲	״ عارفہ خانم صاحبہ	״
۱۱۳	مکرم ڈاکٹر [illegible] رشید صاحب بدر	قادیان
۱۱۴	״ مولوی حکیم محمد دین صاحب	قادیان
۱۱۵	״ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب	قادیان
۱۱۶	مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	״
۱۱۷	مکرم مرزا عبداللطیف صاحب	قادیان
۱۱۸	״ چوہدری عبدالسلام صاحب	״
۱۱۹	״ کمال الدین صاحب	تیجوردار
۱۲۰	״ مجیب الرحمٰن خان صاحب	״
۱۲۱	״ عبدالرحیم [illegible]	چنتہ کنٹہ
۱۲۲	مکرم حنیف خان صاحب	کیرنگ
۱۲۳	״ بشیر الدین صاحب	حیدرآباد
۱۲۴	مکرمہ امۃ الجلیل صاحبہ	״
۱۲۵	مکرم غلام حیدر خان صاحب مع اہلیہ	״
۱۲۶	مکرم محی الدین صاحب غوری	شادنگر
۱۲۷	״ محمد مشتاق صاحب	لکھنؤ
۱۲۸	״ سیدہ عمر صاحب	جمشید پور
۱۲۹	״ نظیر احمد صاحب	״
۱۳۰	مکرمہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	قادیان
۱۳۱	مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل	قادیان
۱۳۲	مکرمہ نعیمہ فضل صاحبہ	قادیان
۱۳۳	مکرم حافظ سخاوت علی صاحب	״
۱۳۴	مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ	خوردہ
۱۳۵	مکرم بہادر خان صاحب بذریعہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر	
۱۳۶	مکرمہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب	رشیدا

افطاری کیلئے رقوم بھجوانے والے احباب

۱	مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی کلکتہ کی جانب	۵	مکرمہ انور سلطانہ صاحبہ
	خاندان محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم انکی طرف	۶	مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب لندن
۲	سے ہر جمعہ کو اجتماعی افطاری کا انتظام کیا گیا	۷	״ محمد مشتاق صاحب لکھنؤ
۳	مکرم ریاض قدیر احمد صاحب کینیڈا	۸	مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ خوردہ
۴	״ ابوالبرکات محمود صاحب اور فیملی کی طرف	۹	مکرمہ نجم النساء ״ کٹک
	سے مکرم عفت محمود کے لئے	۱۰	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب لندن
۴	مکرمہ صدیقہ عابدہ صاحبہ امریکہ		ہڈ

منظوری انتخاب لجنہ اماء اللہ بھارت

درج ذیل مجالس لجنہ اماء اللہ بھارت کے عہدیداران کے انتخاب کی منظوری ستمبر ۱۹۸۳ء تک دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

(۱) لجنہ اماء اللہ موتی ہاری (بہار)

صدر لجنہ اماء اللہ ...... محترمہ سیدہ عارفہ احمد صاحبہ
سیکرٹری مال " " ماہ طلعت عارف صاحبہ
" تعلیم " " رخسانہ پروین صاحبہ
" تبلیغ " " سہیلہ صاحبہ
" اصلاح و ارشاد " " نصرت صاحبہ

(۲) لجنہ اماء اللہ محمود آباد (اڑیسہ)

صدر لجنہ اماء اللہ ... محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ
جنرل سیکرٹری ... " بصیرہ خاتون صاحبہ
سیکرٹری مال " ہاجرہ بی بی صاحبہ
" تعلیم " ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ رحیم خان صاحب
نگران ناصرات " طاہرہ بی بی صاحبہ

(۳) لجنہ اماء اللہ موگرال (کیرالہ)

صدر لجنہ اماء اللہ ... محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری " سعیدہ اشرف صاحبہ
سیکرٹری مال " کن لی صاحبہ مطیع اللہ صاحب

(۴) لجنہ اماء اللہ مانکا گوڑا (اڑیسہ)

صدر لجنہ اماء اللہ . محترمہ فیروزہ خاتون صاحبہ
جنرل سیکرٹری " نورجہاں بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال " رفعت اشرف صاحبہ
نائب " " شمیمہ خاتون "
سیکرٹری تعلیم و تربیت " حبیبہ خاتون "
" ناصرات الاحمدیہ " فریدہ ریحانہ "

(۵) لجنہ اماء اللہ گوپال پور (اڑیسہ)

صدر لجنہ محترمہ ہاجرہ خاتون صاحبہ
نائب " " نصرت النساء "
جنرل سیکرٹری " سیدہ شاہدہ خاتون صاحبہ
سیکرٹری مال " صلاطون صاحبہ
" تعلیم و تربیت " فائق النساء صاحبہ
" تبلیغ " سیدہ امۃ الحی صاحبہ

(۶) لجنہ اماء اللہ مونگھیر (بہار)

صدر لجنہ محترمہ نزہت بنت مولوی سید عبد الجبار صاحب
نائب صدر محترمہ فرحت صاحبہ
سیکرٹری مال " شوکت "
" ناصرات الاحمدیہ " نزہت صاحبہ

(۷) لجنہ اماء اللہ ناصر آباد (کنی پورہ) کشمیر

صدر لجنہ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ
نائب " " راجہ بیگم "
جنرل سیکرٹری " شاہدہ مبارک صاحبہ
سیکرٹری مال " کشورہ حبیب "
" تعلیم و تربیت " فریدہ بانو "
" ضیافت " راجہ بیگم صاحبہ

(۸) لجنہ اماء اللہ اونہ گام (کشمیر)

صدر لجنہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ
نائب " " رشیدہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال " امۃ اللہ صاحبہ

(۹) لجنہ اماء اللہ ترکہ پورہ (کشمیر)

صدر لجنہ ... محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ
نائب " " حنیفہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت محترمہ عارفہ بانو صاحبہ
" تبلیغ " امینہ بیگم صاحبہ
" مال " عتیقہ بیگم صاحبہ

(۱۰) لجنہ اماء اللہ یاری پورہ (کشمیر)

صدر لجنہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ
نائب " " رابعہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری " امۃ الحفیظ صاحبہ
سیکرٹری مال " امۃ الرفیق "
نائب " " نعیمہ اختر "
سیکرٹری تعلیم و تربیت " حنیفہ منصور صاحبہ
نائب " " امۃ الشفیق صاحبہ
سیکرٹری تبلیغ " امۃ الرحمان صاحبہ
نائب " " مبارکہ شکیل صاحبہ
سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ
نائب " " زاہدہ پروین صاحبہ
سیکرٹری خدمت خلق " نسرینہ بانو صاحبہ

بقیہ صفحہ ۲

ہم سے کچھ تو وہ ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزوں اور عبادتوں اور نیکیوں کی توفیق پاتے رہے اور کچھ وہ ہیں جو مجبوریوں یا غفلت کی بناء پر رمضان المبارک کی خاص برکتوں سے محروم رہے یاد رکھیں کہ نیکیوں کی توفیق پانے والے کے لئے فخر کا کوئی موقع نہیں بلکہ اُن کو عجز و انکساری میں پہلے سے بہت بڑھ جانا چاہیئے اُن کی دُعا یہی ہونی چاہیئے کہ اے ہمارے رب! ہمارے اعمال گندے اور ناقص اور طرح طرح کی روحانی بیماریوں کے کھائے ہوئے بوسیدہ اور بیکار تھے۔ ہم اپنے اعمال کا واسطہ دے کر نہیں بلکہ تیرے فضل و کرم کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ ہم خالی ہاتھ نہ لوٹیں ہم تو محض سوالی بھکاری اور فقیر ہیں۔ ہم تجھ پر کوئی حق بھی نہیں رکھتے مگر یہ کہ تو نے ہی ہمیں پیدا کیا تو ہی ہمارا مالک ہے پر کرم فرما ہم پر رحم کر اور رحمت فرما۔ ہم نیکیوں سے اپنے آپ کو اسی طرح محروم اور تہی دست محسوس کرتے ہیں جو مجبوریوں یا غفلتوں کا شکار رہتے پس آج ہم تیرے دربار میں ایک ہی صف میں تہی دست کھڑے تیری رحمت کی دہائی دیتے ہیں کہ ہمیں بخش دے اور تجھے تیرے ہی اُس اعلانِ عام کا واسطہ دیتے ہیں جو زبانِ محمدؐ پر تو نے جاری کیا کہ:-

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ وہ تمہارے سارے گناہ بخش دیا کرتا ہے۔ وہ بڑا ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (بشکریہ ماہنامہ خالد جون ۱۹۸۲ء صفحہ ۵)

(الفضل ۱۳ر جولائی ربوہ)

قادیان دارالامان میں عید ملاپ پارٹی جناب ایس۔ کے گنڈرا صاحب ڈی۔سی گورداسپور کی شرکت

حسب سابق نظارت امور عامہ نے عید الفطر کے موقعہ پر عید ملاپ پارٹی کا امسال بھی اہتمام کیا ۲۵ر جولائی کی بعد نماز عصر افسران ضلع و تحصیل و معززین شہر قادیان کو مدعو کیا گیا۔ تاکہ باہمی محبت و پیار اور اتحاد و اتفاق کے جذبات ترقی پذیر ہوں۔ نظارت ہذا نے مہمان خانہ میں انتظام کیا جس میں جناب ایس۔ کے گنڈرا صاحب ڈی۔سی۔ گورداسپور نے بھی شرکت فرمائی نیز محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور افراد نے بھی شرکت کی۔ چائے نوشی کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے اس تقریب کے انعقاد کی افادیت و اہمیت پر تقریر کی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کا یہ مذہبی اصول ہے کہ ہم سب شہری بلا لحاظ مذہب و ملت محبت و پیار سے رہیں اور ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ اور خوشی و غمی میں شریک ہوں۔ آپ نے اس موقعہ پر مختصر طور پر اسلامی روزوں اور عید کی تقریب کا فلسفہ بھی بیان کیا اور ضمنی طور پر آپ نے یہ بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کار خیر کاموں میں افسران اور شہر کے معزز افراد سے تعاون کرتی ہے چنانچہ سول ہسپتال میں جب ... لگا تو جماعت نے اس کے اخراجات میں بھی حسب توفیق مالی امداد کی اور اب ہسپتال کے لئے ایک ایمبولینس گاڑی ... کا انتظام کیا جا رہا ہے جو علاقہ کے مریضوں کے کام آئے گی۔

اس میں بھی جماعت احمدیہ نے اخلاقی اور مالی تعاون دیا ہے ماہ رمضان میں بھی بڑے بازار میں ایک غیر مسلم کی دُکان میں آگ لگ گئی تھی جونہی نظارت امور عامہ میں اسکی اطلاع ملی فوری طور پر خدام الاحمدیہ کے رضاکاروں اور دیگر کارکنان کو لیکر آگ بجھایا گیا۔ گو اس عمل میں ہماری چند بالٹیاں کھو بھی گئیں۔ لیکن آگ پر قابو پا لیا گیا اور اس غیر مسلم بھائی کو شدید مالی نقصان سے بچا لیا گیا یہ بھی احمدیت کی تعلیم کا ثمرہ ہے۔ بہرحال جماعت احمدیہ ان تمام معززین کی شکر گزار ہے جو ہماری اس عید ملاپ پارٹی میں شریک ہوئے۔

آخر میں محترم ڈی۔سی صاحب نے بھی ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں اس بات کی سراہنا کی کہ جماعت احمدیہ کی یہ تقریب تمام مذاہب کے لوگوں میں اور شہریوں میں اتحاد و اتفاق اور National Integration (قومی یکجہتی) پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے اس سے دوسرے بھائی کو بھی سبق لینا چاہیے کہ وہ بھی ایسی تقاریب منعقد کیا کریں میں جماعت کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اس تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دی۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بھی ڈی۔سی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نائب ناظر امور عامہ)

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ ۱۴ و ۱۵ اگست بمقام ہاری پاریگام کشمیر

احباب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال حسب سابق کانفرنس کا انعقاد مندرجہ بالا تاریخوں میں ہوگا۔ کانفرنس کیلئے محترم حاجی ولی محمد صاحب راتھر ہاری پاریگام کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔ جبکہ مکرم محمد منور صاحب راتھر کو نائب صدر مجلس استقبالیہ اور محترم غلام نبی صاحب نیاز کو سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے احباب کانفرنس کی نمایاں کامیابی کیلئے دردِ دل سے دُعائیں کرتے رہیں۔ مرکز قادیان سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ، مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری فاضل صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ شرکت کر رہے ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانفرنس میں شرکت فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ جات پر کریں۔

المعلن:- غلام نبی نیاز انچارج مبلغ کشمیر

(۱) احمدیہ مسلم مشن
سیو نسپلٹی روڈ متصل آئی جی پی آفس
سرینگر ۱۹۰۰۰۹

(۲) حاجی ولی محمد راتھر صدر مجلس استقبالیہ
بمقام ہاری پاریگام تحصیل ترال کشمیر

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO
31-5-6 LOWER CHITPUR ROAD
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA-700073

اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE. 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA, 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب: تپسیا ربر ورکس
۸۲/۱ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"۔
(فتح اسلام صفحہ ۶ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)
لبرٹی بوٹ مل
نمبر ۵۰-۲-۱۸
تلک نما
حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ رضی اللہ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39

AUTOCENTRE تار کا پتہ
23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز
آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے: ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM
S.K.F بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کے ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں
AUTO TRADERS
16 MANGOLANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T COLONY
MADRAS - 600004
PH. NO - 76360

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین۔ کوم چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ معیاری اور پائیدار
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES
17-A Rasool Building
MOHAMEDAN CROSSLANE
Madanpura
BOMBAY 400008
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ
ائر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینو فیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر - ۴۳۴۷۱۷

ارشاد نبوی

بجّلوا المشائخ: بزرگوں کی تعظیم کرو (حدیث)

کیونکہ ان کا تجربہ نوجوانوں سے زیادہ ہوتا ہے۔

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"کامل ایمان والا مومن وہ ہے جس کے اخلاق بہتر ہیں۔" (سنن ابو داؤد)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"یاد رکھو کہ اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہیں۔" (ملفوظات جلد اول ص ۱۲۲)

(پیشکش)

محمد امان اختر نیاز سلطان پارٹنرز

ملین موٹرس

۳۲ سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی

مدراس ۶۰۰۰۰۴

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

(ارشاد حضرت ناصر الدین رضی اللہ عنہ)

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر

ABCOY LEATHER ARTS.

34/3 3RD MAIN ROAD
KASTURBA NAGAR BANGALORE-560033
MANUFACTURERS OF
AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

فون: ۴۲۳۰۱ — حیدر آباد ۲

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد موٹر ریپیرنگ ورکشاپ

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد

فون نمبر ۲۹۱۶۴ — ٹیلیگرام: سٹار یون

سٹار یون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس ہارن ہوفس وغیرہ

پتہ: نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد آندھرا

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ)

NIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے